رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداروں سے " [illegible]
عام خریداران سے " [illegible]
" " ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۴۶

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین [illegible] کتاب اللہ وسنتی

اخبار امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گرہ بھائیاں

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۳۰ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (مولانا اسماعیل شہیدؒ) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - - ص۳
مرزا صاحب کی تکذیب خود ان کے پوتے کے قلم سے (قادیانی مشن) - - - - ص۶
ہمارا مذہب اور فرقہ بندی (بریلوی مشن) ص۸
تاریخ از افادات امام ابن الجوزیؒ - ص۱۰
مذمت غیبت - - - - ص۱۱
فتاوی ص[illegible] - حشریات - - ص۱۲
[illegible] - اشتہارات - - ص[illegible]

[illegible]

مولانا اسمٰعیل شہید علیہ الرحمہ

(از جناب ظہیر الدین حسین صاحب ظہیر اعظمی مئوناتھ بھنجن اعظم گڈھ)

چراغ دینِ محمد جلا دیا تو نے — جمالِ ملتِ بیضا بڑھا دیا تو نے
نبی کا شوق ترے دل میں تھا بحدِ جنوں — خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا دیا تو نے
ہزار شکر کہ راہِ خدا ہوئی روشن — طریق احمدِ مرسل بتا دیا تو نے
سنا کے سازِ حقیقت کا نغمۂ توحید — جہاں کو شرک سے یکسر بچا دیا تو نے
بڑھا بڑھا کے زمانے میں رونق اسلام — جہاں سے صورت باطل مٹا دیا تو نے
رہ وفا و رضائے خدا میں ہو کے شہید — گلوئے شرک پہ خنجر چلا دیا تو نے
عدوئے دیں پہ چلا کر وہ تیغ جوہردار — سبق جہاد کا ہم کو پڑھا دیا تو نے
سنا سنا کے خدا و رسول کی باتیں — جہانِ شرک میں ہلچل مچا دیا تو نے
پڑی تھی راہِ ضلالت میں امت احمد — اسے نجات کا رستہ بتا دیا تو نے
فدی حیات سراپا عمل تھی دنیا میں — کہا جو منہ سے وہ کر کے دکھا دیا تو نے
[illegible] — [illegible] بنا دیا تو نے

انتخاب الاخبار

منتخبہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۹ء

مقامی حالات

امرتسر میں اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں برسہ امیدواروں کے ورکر (کارکن) خوب دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ۔ ۹-۱۰-۱۱ ستمبر کو ہر روز صبح کی نماز کے بعد بارش ہوتی رہی۔ موسم میں خنکی پیدا ہو گئی ہے ۔ مولوی سید عطا اللہ شاہ بخاری راولپنڈی میں تقریر کرنے کی وجہ سے مظفر گڑھ میں گرفتار کر کے راولپنڈی لائے گئے۔ آپ پر زیر دفعات ۳۰۲-۱۱۷-۱۲۴ الف مقدمات چلائے جائینگے

—— سر سکندر حیات وزیر اعظم پنجاب ۱۱ ستمبر کو امرتسر تشریف لائے۔

—— حکومت پنجاب نے معاصر "شیعہ" لاہور سے شیعہ کی کسی اشاعت میں حکومت یوپی کے خلاف مضمون شائع کرنے کی وجہ سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ (افسوس!)

پرتاپ ۸ ستمبر۔ گورنمنٹ پنجاب کو حصار میں قحط پڑنے کی وجہ سے ریلیف کے کام پر بہت روپیہ خرچ کرنا پڑا ہے۔ اس لئے آیندہ بجٹ میں ۳ لاکھ روپیہ خسارہ ہونے کا خطرہ ہے۔

" —— وائسرائے ہند نے ساتواں آرڈی ننس جاری کر دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان میں انڈین ایر فورس والنٹیر ریزرو قائم کی جائے نیز گورنر جنرل با جلاس کونسل نے ریگولر ریزرو کے افسروں کو ہندوستان کی باقاعدہ فوج میں سروس کے لئے بلائے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

" —— بمبئی کی تیس فرموں کو جو براہ راست جرمنی سے کاروبار کرتی تھیں اور جن کے منتظم جرمن تھے۔ جرمنی سے کاروبار بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

" —— خوں ۵ ستمبر۔ بنوں کے قریب جمع شدہ قبائلی لشکر کو منتشر کرنے کے لئے ہوائی جہازوں کے ذریعہ مروج (انتشار دو شتی) کے گولے پھینکے گئے۔

پرتاپ ۱۱ ستمبر۔ سرجی گورنمنٹ ہند نے سندھیا نیچ کے

راستے ایسی دستاویزات، تصویریں، فوٹو یا کسی ایسے ماڈل کی جس سے خفیہ معاملہ کا انکشاف ہوتا ہو یا دشمن کو اس سے مدد ملتی ہو در آمد برآمد ممنوع قرار دی ہے۔

" —— شملہ ۹ ستمبر ایک پریس کمیونک مظہر ہے کہ ریڈیو کے لائسنسدار کی طرف سے کوئی شخص یا اسکی اجازت سے کوئی شخص ریڈیو پر آئی ہوئی خبر کو اخبارات میں شائع کریگا تو اس کا لائسنس منسوخ کر کے انڈین ٹیلیگراف ایکٹ کے ماتحت اس پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

" —— گورنمنٹ ہند نے چھ کروڑ بوری ریت اور بیس لاکھ گز ٹاٹ کا ایک فرم کو آرڈر دیا ہے۔

پرتاپ ۱۲ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو چین سے واپس واردھا پہنچ گئے ہیں۔ وہاں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔

" —— معلوم ہوا ہے مولانا آزاد کی کوشش سے لکھنؤ میں جو شیعہ سنی کانفرنس ۱۲ ستمبر کو ہونی تھی ۱۸-۱۹ ستمبر کو ہو گی۔

پرتاپ ۸ ستمبر۔ برلن ۷ ستمبر۔ آفیشل جرمن ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے کریکو اپر بغیر کسی مقابلہ کے قبضہ کر لیا ہے۔

" —— انگورہ کی ایک خبر ہے کہ جرمنی اور ترکی کے تجارتی معاہدہ کی جو ۳۱ اگست کو ختم ہوا از سر نو تجدید نہیں کی گئی۔

" —— واشنگٹن ۹ ستمبر۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ نے باضابطہ طور پر غیر جانبداری کا اعلان کر دیا ہے ایک حکم کے ذریعہ جنگجو فریقوں کو ہتھیار مہیا کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

پرتاپ ۹ ستمبر۔ جرمن افواج کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ کریکو ا۔ برومبرگ اور گراڈ نز کے شہر ہمارے قبضہ میں آچکے ہیں۔

" —— بغداد ۵ ستمبر حکومت عراق نے جرمنی سے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔

" —— سودساد پولش جرنل سٹاف کا جنگی اعلان مظہر ہے

کہ جرمن ہوائی جہازوں نے ہماری فوجوں کی آمد و رفت کی لائنوں پر کئی بار بمباری کی۔ ہماری ایر فورس نے دو دن میں جرمنی کے ۳۵ ہوائی جہازوں کو نیچے گرایا

پرتاپ ۱۰ ستمبر۔ نیویارک ۸ ستمبر۔ برطانیہ کا ایک اور مال جہاز تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا ہے۔

" —— لندن ۷ ستمبر۔ برطانیہ نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ جرمنی میں ایک کروڑ اشتہار پھینکے جن میں منجملہ دیگر باتوں کے لکھا تھا کہ ریش نے برطانیہ کو جنگ پر مجبور کر دیا ہے، آپ (جرمنی) کے پاس طویل اور وسیع جنگ کے ذرائع نہیں ہیں ہمارے (برطانیہ) کے ذرائع بہت وسیع ہیں ہمیں شکست دینا ناممکن ہے۔ ہم امن پسند جرمن گورنمنٹ کے ساتھ صلح کے لئے تیار ہیں۔

" —— معاصر "اصلاح" کابل نے ایک شاہی فرمان شائع کیا ہے کہ موجودہ جنگ میں افغان گورنمنٹ غیر جانبدار رہے گی۔

پرتاپ ۱۰ ستمبر۔ شملہ گورنمنٹ آف انڈیا نے ہر قسم کے اسلحہ۔ مشینری۔ سامان خورد و نوش کی برآمد کی ممانعت کر دی ہے

پرتاپ ۱۱ ستمبر۔ برلن ۹ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فرانسیسی افواج نے جرمنی کے چند مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

" —— لندن ۸ ستمبر۔ جرمنی جہاز سرنگ کے ساتھ ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ اسی طرح ہالینڈ کا ایک جہاز سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔

" —— پیرس۔ فرانسیسی گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ ہماری لوکل پیشقدمی جاری ہے۔ دشمن پیچھے ہٹ رہا ہے۔

پرتاپ ۱۲ ستمبر۔ لندن کا ایک اعلان ہے۔ جبرالٹر میں جہازوں کی نگرانی کے لئے پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

" —— واشنگٹن صدر جمہوریہ امریکہ نے بحری اور بری فوج کو ۶۴ ہزار رنگروٹ بھرتی کرنے کا اختیار دیا ہے۔

انقلاب ۱۲ ستمبر کینیڈا کی پارلیمنٹ میں جرمنی کے خلاف جنگ کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۳۰ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۱۲)

اطلاع گزشتہ پرچے میں ہم نے یہ ذکر کر دیا تھا کہ ہفوات مشرقی کا بقیہ آیندہ ہفتے درج کرینگے۔ واقعات لکھنؤ کا جلدی ذکر کرنا ضروری تھا۔ اس لئے ہفوات کو مؤخر کیا گیا۔ آج ان کا بقیہ بیان کیا جاتا ہے۔ ناظرین ان ہفوات کو سابقہ ہفوات کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ ہم رسالہ میں اس مضمون کو متصل درج کرینگے۔ اس سلسلہ مضمون کی چار مثالیں ۱۸۔ اگست اور ۲۵۔ اگست کی اشاعتوں میں درج ہو چکی ہیں۔

(۵) قرآن میں ایمان سے مراد اعمال ہیں

اسی کے متعلق آپکے الفاظ یہ ہیں:۔

جہاں جہاں قرآنی آیات میں لفظ ایمان آئیگا وہاں بھی اعمال مراد لینے چاہئیں۔

(مقدمہ تذکرہ صفحہ ۱۸۳)

اہلحدیث قرآن شریف میں ایمان کا تعلق دل کر بتایا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت

(۱) مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ (پ ۶ ع ۱۲)

(۲) وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ (پ ۲۶ ع ۱۴)

(ترجمہ) جو لوگوں نے کہا ہم ایمان دار ہیں ۔۔۔ ان کے دل ایمان نہیں لائے ۔۔۔

(۲) ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔

اسی لئے ہر موقع پر اَلَّذِينَ آمَنُوا کہہ کر وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کو اس پر عطف کیا گیا ہے۔ یہ تو ادنے طالب علم بھی جانتا ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ الگ الگ دو چیزیں ہوتے ہیں۔ اسی بنا پر بے ایمان لوگوں کے حق میں یہ حکم صادر کیا گیا ہے:۔

أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (پ ۳ ع ۱۱)

(ان لوگوں کے نیک اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے)

اگر ایمان سے مراد بھی اعمال ہوتے تو ان بے ایمان عاملین کو ایماندار کہا جاتا اور اس حالت میں اُن کے اعمال کو ضائع کرنا بے انصافی ہوتا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس دعوے پر مشرقی صاحب نے بخاری شریف کی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے۔ جس کے معنی قرآنی آیات کی طرح آپ نے نہیں سمجھے کیونکہ آپ کسی محدث کے پاس بیٹھے ہوئے نہیں ۔۔۔ حدیث موصوف کے معنی ۔۔۔ ہیں:۔

الایمان بضع وستون شعبۃ

(ایمان کے ۔۔۔ شاخیں ہیں)

یعنی ارشاد نبوی ہے ۔۔۔ کے اندر ایمان کا اثر یہ ہونا چاہئے کہ وہ اچھے نیک کام کرے جن کا ادنا (اماطۃ الاذیٰ عن الطریق) ادنیٰ درجہ ہے کہ راستہ سے اینٹ پتھر اور کانٹا وغیرہ (ایذا دینے والی چیزیں) ہٹا دے جن سے مخلوق خدا کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

اسی لئے امام بخاری نے اس حدیث کی بنا پر کئی باب ایسے باندھے ہیں جن سے اس حدیث کے معنی صاف سمجھ میں آجاتے ہیں۔ مثلاً فرماتے ہیں:۔

(۱) باب الحیاء من الایمان (۲) باب الصلوٰۃ من الایمان (۳) باب الجہاد من الایمان

(۱) شرم و حیا ایمان سے ہے۔ (۲) نماز پڑھنا ایمان سے ہے۔ (۳) جہاد کرنا ایمان سے ہے۔

یعنی مومن کے کامل ایمان کا اثر یہ ہونا چاہئے کہ (۱) وہ شرم و حیا سے کام لے۔ (۲) نماز پڑھے۔ (۳) جہاد کرے وغیرہ۔

اسی طرح مشرقی صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ:۔

اسلام عمل اور صرف عمل ہے جو عامل ہے اُس کا عقیدہ بھی درست ہے۔ نہیں بلکہ اس کو کسی عقیدے یا زبانی قول کی ضرورت ہی نہیں۔ جو قولی ہے وہ بہر نوع کچھ نہیں، آج کچھ نہیں، کل کچھ نہیں، ابد الآباد تک کچھ نہیں۔ (تذکرہ دیباچہ اردو صفحہ ۔۔۔)

قرآن مجید پر کس قدر ظلم ہے کہ آیات صریحہ اور نصوص قطعیہ پر مشرقی صاحب بجائے تحقیق کی تلوار سے زیادہ تیز تلوار چلاتے ہیں۔

آیات مندرجہ ذیل غور سے سنئے:۔

(۱) قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا ۔۔۔

(۲) قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (پ ۸ ع ۷)

(۳) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۔۔۔ (الآیہ)

جتنی آیات میں بصیغہ قُل یا قُولُوا حکم آیا ہے۔

مشرقی صاحب کی اس عجائب ۔۔۔ سے سب بے کار ہو گئی ہیں۔ یہ ہے آپ کی قرآن دانی جس پر آپ کو ناز ہے۔ ۔۔۔ ایسی ہی تھی۔ ایسی قرآن دانی پر یہ شعر ۔۔۔ چسپاں ہے

کر تو تحریر ان بریں نمط خواتی
بیزی . . . رونق مسلمانی

(۴) کفر صرف اعمال میں ہے کلمات یا اقوال میں نہیں

اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

انما الکفر فی الاعمال من دون الکلمات والاقوال (تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۱۱۳)

یعنی صرف اعمال کفر ہیں کلمات اور اقوال کفر نہیں۔

اس دعوے کی تشریح یہ ہے کہ زبان سے کوئی جو کچھ چاہے کہے خدا کے حق میں کہے یا رسول کے حق میں کہے وہ کفر نہیں ہے۔ حالانکہ قرآن شریف کی بہت سی آیات میں ناجائز اقوال کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ چند آیات حسب ذیل ہیں۔

(۱) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (پ ۶ - ع ۱۴) سلہ

(۲) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (پ ۶ - ع ۱۴) سلہ

(۳) وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (پ ۱۰ - ع ۱۶) سلہ

مشرقی صاحب کے اس قسم کے دعاوی کو سن کر ہم ایک باریک بین ذی علم کے قول کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ تذکرہ کی تصنیف میں کسی یہودی عربی دان کا دخل ہے۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال) ورنہ کوئی مسلمان جس نے ایک دفعہ بھی قرآن پڑھا ہو ایسی جرأت نہیں کر سکتا جس کا اظہار مشرقی صاحب نے کیا ہے۔

(۵) کوئی قوم جس کی دنیا درست نہیں متقی نہیں

اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

متقی قوم کو جہاں آخرت میں کچھ باک نہیں وہاں اس کی دنیا بھی درست ہے۔ کوئی قوم جس کی دنیا درست نہیں متقی ہونے کی مصداق نہیں ہو سکتی۔ (مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ ۱۵ کا حاشیہ)

اہلحدیث اس اصول کے ماتحت انبیائے کرام کی وہ امتیں جو کفار کے غلبہ سے ہمیشہ مغلوب رہیں . . . سب سے بڑی مثال امت نوح کی ہے۔ جو حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ سے مسلمان ہو کر طوفان سے پہلے ساڑھے نو سو سال تک تکلیفیں اٹھاتی رہی بقول مشرقی صاحب وہ بھی متقی کہلانے کا حق نہیں رکھتی۔ کیونکہ ان کو دنیاوی غلبہ حاصل نہ ہوا تھا۔ مسیحی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرت مسیح کی امت تین سو سال تک پریشان حال پھرتی رہی۔ کوئی ان کا پرسان حال نہ تھا، کوئی سیاسی وقعت ان کو حاصل نہ تھی۔ بقول مشرقی صاحب امت مسیح کو بھی متقی کہلانے کا حق نہ تھا۔ حالانکہ قرآن شریف ان کو خطاب وحی سے مخاطب کرتا ہے ارشاد ہے:-

اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ (پ ۷ - ع ۵)

نیز ارشاد ہے:-

فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ (پ ۲۸ - ع ۱۰)

آج اقوام یورپ بقول آپ کے متقی ہیں مگر اس قسم کا تقویٰ انبیائے کرام کے نزدیک بجوئے نہ ارزد کیونکہ یہ غلبہ اس آیت کے ماتحت ہے۔ جس میں ارشاد ہے:-

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ (پ ۷ - ع ۱۱)

یعنی کفار جب خدائی احکام کو بھول بیٹھے تو ہم (خدا) نے بھی ان پر دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جو نعمتیں ان کو دی گئیں جب ان کو پا کر وہ خوش ہو گئے تو ہم نے ان کو ناگہاں پکڑ لیا پس وہ بے آس ہو کر رہ گئے۔

(۸) مسلمانوں میں اسلام نہیں ہے اصل مسلمان مغربی قومیں ہیں

اس بارے میں آپ کے عربی الفاظ یہ ہیں:-

وعلی انہ ما فیکم من الاسلام من شیء وانھم ھم المسلمون۔ (تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۱۸۴)

یعنی تم مسلمانوں میں اسلام کا شائبہ تک نہیں حقیقی مسلمان اقوام مغرب (روسی جرمن، انگریز وغیرہ) ہیں۔

اس دعوے کے بطلان پر کون بحث کرے اور کیوں کرے۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ مشرقی صاحب کی اصطلاح ہے۔ وہ اپنی خاص اصطلاح میں بول رہے ہیں۔ ناظرین کو سمجھانے کے لئے ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ جو ایک بدکار جماعت کی اصطلاح ہے۔ اس جماعت کی بدکاری سے ہمیں مطلب نہیں بلکہ صرف اصطلاح بتانا ہمارا مقصود ہے۔

سنا ہے کہ طوائف (زنان بازاری) اپنی اصطلاح میں اپنے خریداروں کو بھلے مانس کہا کرتی ہیں۔ جب آپس میں باتیں کرتی ہیں تو کہتی ہیں کہ آج کل مندا (کساد بازاری) ہے بھلے مانس کم آتے ہیں۔

لِكُلٍّ اَنْ يَّصْطَلِحَ ایک مسلمہ اصول ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر ایک کو اپنی اصطلاح قائم کرنے کا حق حاصل ہے اس لئے ہم ان طوائف کو ایسی اصطلاح قائم کرنے سے روک نہیں سکتے۔

اسی طرح مشرقی صاحب کی اصطلاح میں مسلمان قوم وہ ہے جو بذریعہ علم سائنس قوانین قدرت سے فائدہ اٹھائے۔

شعراء اکثر اپنے معشوق کو سورج یا چاند کہا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید نکلتے دیکھا

کیا ہم ان شاعروں سے لڑیں یا ان سے بحث کریں۔ پس اسی طرح ہم مشرقی صاحب سے اس بارے میں (کہ آپ ملحدین یورپ کو امت مسلمہ کہتے ہیں) ہرگز نہ الجھیں بلکہ ان کے اقوال کو ان کی اصطلاح پر محمول جانتے جیسے طوائف کے کلام کو لوگ ان کی خاص اصطلاح پر محمول کیا کرتے ہیں مگر انہوں نے غضب یہ کیا کہ ایسی (اقوام) کو جنت الفردوس . . .

سلہ کافر ہو گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔

سلہ کافر ہو گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔

سلہ ان منافقوں نے اظہار اسلام کے بعد کفر کی بات کہی ہے۔

ahmadimuslim.de

کا وارث قرار دیا اور ہم کل مسلمانوں کو جو اقوام یورپ کے مقابلہ میں علوم سائنس میں مہارت تامہ نہیں رکھتے۔ نجات اخروی سے محروم ٹھیرایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

فما الجنة الا لوارثی جنت الارض وعیونھا

(تذکرہ حصہ عربی ص۳)

یعنی اخروی جنت انہی لوگوں کے لئے ہے جو دنیوی جنتوں (باغوں) اور چشموں کے مالک ہیں۔

اس لئے ہمارا حق ہوا کہ ہم اس بارے میں مشرقی صاحب سے الجھیں۔ کیونکہ آج تک ہم یہی سمجھے ہوئے تھے کہ اخروی جنت نیک عمل مسلمانوں کا حق ہے اور سب کافروں پر (روس ہو یا جاپان۔ امریکہ ہو یا برطانیہ۔ جرمنی ہو یا اطالیہ) وہ جنت حرام ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ (پ۸۔ ع۱۳) مگر مشرقی صاحب ایسے پیدا ہوئے کہ صالح مسلمانوں کی موروثی جائداد پر بھی آپ اغیار کو قابض دیکھنا چاہتے ہیں۔ پھر ہماری غیرت کیسے گوارا کرسکتی ہے کہ ہم خاموش رہیں۔ اگر ہم اس موقع پر خاموش رہتے تو چاروں طرف سے یہ آواز آتی۔

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
او کشتہ ستم تیری غیرت کہاں گئی

برادران اسلام! ہم سب کچھ کھو بیٹھے تھے۔ دنیاوی ثروت وحکومت لٹا کر بھی ہم اس بات پر قانع تھے کہ خدا تعالیٰ ہمارے ٹوٹے پھوٹے اعمال قبول کرکے بذریعہ نجات جنت الفردوس عطا کریگا۔ آپ کو یہ سن کر کتنا صدمہ ہوگا کہ اس مشرقی ڈکٹیٹر نے ہماری اس امید کو بھی خاک میں ملا دیا۔ اخروی جنت کو بھی ان ظالموں کے حوالے کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ملک اور دولت وثروت پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں۔ اس لئے ہم بہا افسوس سے یہ شعر پڑھیں تو بے جا نہ ہوگا ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریںگے فریاد
وہ بھی کم بخت تیرا چاہنے والا نکلا

وہ بلد امین (مکہ معظمہ) کے اصلی مستحق والی لندن اور پیرس ہیں

آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

یہی وجہ ہے کہ آج وہ بلد امین ان سے چھین کر لندن اور پیرس کے مستحق عاملوں کو دیا جارہا ہے

(خواب میں ۹) (دیباچہ تذکرہ ص۹۵)

خاکسار دوستو! ایمان سے بتانا تمہاری ایمانی غیرت اس فقرے کو سن کر بھی جوش میں نہ آئیگی یا تم مشرقی صاحب کے ساتھ اپنے جدید تعلق اور محبت کے ماتحت اس تلخ گھونٹ کو بھی شیر مادر سمجھ کر پی جاؤگے اور یہ سمجھو گے کہ بلد الامین اور کعبۃ اللہ پر حکومت کرنا رندان فرانس اور ملحدین برطانیہ کا حق ہے۔ افسوس ہے اس قسم کی بے غیرتی کا ثبوت اسلامی تاریخ میں نہیں ملتا۔ اسلامی تاریخ میں بڑے بڑے مظالم کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ بھی ملتا ہے کہ بغداد شریف کی خلافت کو کلمہ گو مسلمانوں نے تباہ کرایا مگر کعبۃ اللہ کی نسبت کسی مسلمان نے یہ الفاظ نہیں کہے تھے۔ اس موقع پر ہم بادل نخواستہ یہ شعر لکھنے پر مجبور ہیں ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(۱۰) خدا کی محبت آج انگریز اور ہندو سے ہے۔

مشرقی صاحب کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

"نہایت ٹھنڈے دل سے اور ہوشمند بن کر غور کرنا چاہیئے کہ اس پروردگار عالم کی اصلی دوستی آج ہنری سمتھ (انگریز) اور رام داس (ہندو) کی جماعتوں سے ہے" (اشارات ص۹۵)

اہلحدیث قرآن مجید کے صاف الفاظ میں ارشاد خداوندی ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (الی) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ (پ۳۔ ع۱۲)

اے پیغمبر! آپ کہدیجئے کہ تم (دنیا کے لوگ) اگر خدا سے محبت کرنے کے مدعی ہو تو میری (سنت نبوی کی) اتباع کرو خدا تم سے محبت کریگا الخ اگر تم منہ پھیر جاؤ تو خدا ایسے کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ خدا کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ اتباع رسول ہے۔ مگر مشرقی صاحب اس کی پروا نہیں کرتے بلکہ یہیں تک آپ نے کہدیتے ہیں۔ منکرین اسلام کفار کی ظاہری شان وشوکت کو دیکھ کر ان کی آنکھیں چندھیا گئی ہیں۔ ان کو چاہئے تھا کہ اس چکا چوندی میں قرآن کی آیت ذیل کا چشمہ اپنی آنکھوں پر لگاتے تو ان کو حقیقت نظر آجاتی:-

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

(پ۱۶۔ ع۱۷)

(اے پیغمبر!) ہم نے جو مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے ساز و سامان دے رکھے ہیں تاکہ ان کو اس مصیبت میں مبتلا کریں تم اپنی نظر اس سامان پر نہ دوڑانا اور تمہارے پروردگار کی روزی (ثواب آخرت) اس سے کہیں بہتر اور پائندہ تر ہے۔

اطلاع مشرقی صاحب کے اس قسم کے مفوات یا بالفاظ دیگر خرافات سینکڑوں سے متجاوز ہیں۔ ہم نے یہ عشرہ کاملہ پیش کرکے ناظرین کو نمونہ دکھایا ہے جو صاحب ان کی تصنیفات دیکھنے پر تھوڑا سا وقت بھی لگائیں گے۔ ان کے منہ سے بے ساختہ یہ شعر نکلے گا ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم

جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل ومکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند وغیرہ کے نصابات میں داخل ہے۔ قابل دید ہے۔ جدید ایڈیشن ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم عہ۔ جلد سوم ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی تکذیب خود ان کے پوتے کے قلم سے

جادو وہ جو سر پر بولے

قادیان کے اخبار الفضل میں کبھی معجزانہ شکل میں مرزا صاحب کی تردید کافی نکل جاتی ہے۔ وھم لا یشعرون انہیں خبر نہیں ہوتی کہ ہم کیا لکھتے ہیں اور کیا اس کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ یہ تصرف قدرت ہے۔

ایک مضمون مرزا ظفر احمد بیرسٹر نبیرہ مرزا صاحب[1] متوفی کا اخبار الفضل" ۲۔ دسمبر میں نکلا ہے جو بظاہر مرزا صاحب کی تائید ہے مگر درحقیقت ان کی سخت تردید ہے۔ مضمون چونکہ قابل دید و شنید ہے۔ اس لئے ہم ضروری حصہ انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں اور نیچے حواشی میں اپنا مافی الضمیر بتاتے ہیں۔

مضمون مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے لوگوں میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً بہت بڑی خرابی اور کمزوری آگئی ہے۔ نیز دجال کا بڑا زور ہے۔ اس لئے خدا نے اس زمانے میں ایک ایسا نبی مبعوث کیا جو سوائے نبی اسلام علیہ السلام کے سب انبیاء سے افضل ہے۔ اس نے آکر دنیا میں بہت بڑی اصلاح کی۔ یہ ذکر نامہ نگار ہی کے الفاظ میں سنئے۔ ہو ہذا ۔

"موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کی بابت فرمایا ہے کہ اس وقت اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہ جائیگا۔ لوگ قرآن کریم پڑھیں گے مگر ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ اور یہ زمانہ روحانیت کے لحاظ سے تاریک ترین زمانہ ہوگا۔ اس وقت علماء جو عام طور پر راہ دکھانے والے ہوتے ہیں سب مخلوق میں سے ذلیل ترین ہونگے۔ اور خطرناک طور پر فتنہ پرور۔ مگر جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ بات بیان فرما رہے تھے۔ صحابہ کرام بہت غمگین ہوئے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ فکر نہ کرو۔ کیونکہ ایسے تیرہ و تار زمانہ میں ایک فارسی النسل[1] کی بعثت مقدر ہے۔ ایسا پہلوان کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو اسے زمین پر واپس لے آئیگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ دنیا اس قدر تاریک ہوئی کہ اس کی مثال پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ علماء واقعی بدترین[1] مخلوق بن گئے۔ اسلام کا نام و نشان نہ رہا۔ اس کی بجائے دنیا پرستی آگئی۔ اور مسلمانوں کی وہ حالت ہوگئی کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی مات کر گئے۔

غرض مغضوب علیہم بھی بنے اور ضال بھی حتی کہ ہر جگہ ذلیل ہوئے۔ اور ہزاروں لاکھوں نے اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب میں شامل ہونے لگے صرف ایک دو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں۔ اور پھر مغربیت کی کچھ ایسی رَو آئی کہ رہا سہا اسلام بھی رخصت ہوا۔ اور شرم و حیا کے تمام پردے چاک ہو گئے۔ اب یہ حالت ہے کہ شراب[3] اور سود کھائے بغیر ان میں سے بہتوں کے خیال میں انسان ماڈرن نہیں کہلا سکتا۔ اور جب تک کھلے منہ بے پردہ غیروں سے ان کی عورتیں نہ ملیں وہ تعلیم یافتہ نہیں سمجھے جا سکتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن کریم۔ اللہ تعالےٰ نیز اس کے رسول کی بابت جب تک برے الفاظ نہ استعمال کریں تب تک یہ لوگ فیشنیبل نہیں ہو سکتے ان لوگوں کی حالت اس قدر گر گئی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایسے لوگوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں شراب پیتے دیکھا ہے۔ جن کو نجیب الطرفین ہونے کا فخر ہے۔ جب ان لوگوں کی یہ حالت ہے تو عوام کا تو کہنا ہی کیا۔ قصہ مختصر یہ کہ مسلمانوں کی حالت بد ہی نہیں بلکہ بدتر ہے۔ زبانیں بہت چلتی ہیں مگر عمل کچھ نہیں[4]

ظلمت میں روشنی کی کرن یہ سب کچھ ازل سے مقدر تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کی خبر دے رکھی تھی۔ اس لئے ان فتنوں کا ظہور ضروری تھا۔ مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اس قسم کے حالات

---

[1] آج تک یہ مسئلہ بھی علمائے قادیان سے حل نہ ہو سکا کہ مرزا صاحب کس قوم سے ہیں۔ چینی الاصل ہیں یا فارسی الاصل ہیں۔

نامہ نگار نے فارسی الاصل لکھا ہے اور مرزا صاحب خود حقیقۃ الوحی مث؁ میں اپنے آپ کو چینی الاصل کہتے ہیں۔ معلوم نہیں ان دونو دعووں میں کونسا دعویٰ سچا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دونو دعوے شیخ عطار کے کلام کے مصداق ہیں جو یہ ہے ؎

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پرد در ہوا
چوں بپر گوئیش گوید اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم (شیخ)

[2] قادیان کے یا لاہور کے؟ (اہلحدیث)

[3] جب یہ حالت ہے تو مرزا صاحب نے آکر کیا اصلاح کی؟ (اہلحدیث)

[4] اسکے مقابلے میں مرزا صاحب کا دعویٰ دیکھئے کہ "میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو اصلی معنوں میں متقی بنا دوں"۔ (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء منا) بقول مرزا ظفر احمد صاحب مسیح موعود کے آنے کے بعد بھی مسلمان بدتر حالت میں ہیں۔ کیا ان پر یہ مثل صادق نہ آئے گی کہ

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

(اہلحدیث)

(۸۹۶)

کے ساتھ ہی ساتھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت دی تھی کہ مسیح موعود آنے کا سو وہ بھی پوری ہوئی۔ اور آج حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو مبعوث ہوئے پچاس سال سے زیادہ ہو گئے مگر ~~مسلمان~~ شہ لوگ ابھی تک سوئے پڑے ہیں۔ ×× حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو قرآن کریم کے ذریعہ وہ روحانی معارف دیئے گئے جو پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ سوائے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے علماء زمانہ کو کھلا چیلنج دیا کہ وہ قرآن کریم کی تفسیر نویسی میں مقابلہ کریں۔ مگر کیا کوئی مقابلہ کر سکا؟ ××× حضرت آپ نے ہر ایک کو مقابلہ میں بلایا مگر کوئی نہ آیا اور آپ نے خدمت اسلام اور خدمت قرآن کے لئے ستر سے زیادہ کتابیں عربی، اردو اور فارسی میں لکھیں۔ اور دوبارہ قرآن کو زندگی بخشی۔ ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ عیسائی اور آریہ بڑی دیدہ دلیری سے

اسلام پر اعتراض کرتے تھے مگر کوئی ان کے خلاف کچھ کہنے کی جرأت نہیں کرتا تھا ... اسلام ... پیش کئے گئے ہیں مگر ... بحث کی جائے تو مضمون بہت طویل ہو جائیگا۔ ... ذوق سلیم پر چھوڑتے ہیں ... ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا درجہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا باقی تمام انبیاء علیہم السلام سے بالا ہے۔ و اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ جس فتنہ کے دور کرنے کے لئے

ھ یہ نقشہ بالکل صحیح ہے ... ہونے کا مقام ہے کہ مسیح موعود آئے اور چلے گئے مگر مسلمان اسی حالت میں رہے بلکہ اس سے بدتر حالت میں مبتلا ہو گئے۔ تو کون کہیگا کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں پاس ہوئے۔ اس لئے اگر ہم مرزا صاحب کو ایک بہت بڑی شخصیت کے بادشاہ سے تشبیہ دیں تو بے جا نہ ہوگا۔

اقوام یورپ کو گیارھویں صدی میں جب بیت المقدس فتح کرنے کا جنون ہوا تھا تو ان کی افواج کا کمانڈر شیر دل رچرڈ شاہ انگلستان بنا تھا جو اس دعوے کے ساتھ گیا تھا کہ ہم صلاح الدین سے بیت المقدس چھین لیں گے مگر تکبر کا برا ہو۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رچرڈ شکست کھا کر واپس آیا تو اپنی اس حال سے بیت المقدس کو نظروں سے چھپا کر چلتا تھا اور کہتا تھا کہ میں شرم کے مارے ادھر منہ نہیں کر سکتا۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ بھی ایک بہادرانہ کام ہے کہ اپنی شکست کو تسلیم کیا۔ لیکن مرزا صاحب مجنون کے اتباع اس وصف سے بھی محروم ہیں کہ وہ اپنی کمزوری کا اعتراف کریں۔ دعوی اتنا بڑا کہ میں کل دنیا میں ایک مذہب اسلام قائم کر دونگا۔ (چشمۂ معرفت صـ) مسلمانوں کو کامل متقی بنا دونگا۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ آج ان کے بیرو صاحب کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ آج مسلمانوں کی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے۔

اور ابھی تک سوئے پڑے ہیں۔

احمدی دوستو! کیا ہمارا یہ کہنا بے جا ہے کہ
ــہ کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا
(اہلحدیث)

ــــہ غالبا صاحبزادہ صاحب ان دنوں ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے کہ جب مرزا صاحب کی دعوت پر مقابلے میں تفسیر نویسی کے لئے پیر مہر علی صاحب گولڑوی مرحوم اور یہ خاکسار مع دیگر علما اہلحدیث و احناف کے لاہور پہنچے تھے مگر مرزا صاحب باوجود دعوت دینے اور اطلاع پانے کے مقابلے پر نہ آئے۔ جس پر لوگوں نے یہ شعر پڑھا ــہ

زاہد نہ داشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

ــــہ ستر سے زیادہ کتابیں تو اسلام کی تائید میں لکھیں اور جو پچاس الماریاں بھرنے والی کتابیں انگریزی حکومت کی تائید میں لکھیں ان کا شمار کیا ہے یا پچاس الماریاں بھرنے والی ہی کتابیں ہیں ذرا ان دو مضامین سے متعلق تصانیف مرزا کی فہرست الگ الگ شائع کیجئے۔
ہمارا دعوی ہے کہ اگر مرزا صاحب کی ایک کتاب بھی خالص اسلام کی تائید میں نہیں ہے ہر ایک میں ان کا اپنا حصہ اور مریدوں کی ... اور علماء کو گالیاں بھری ہوئی ہیں ... کتاب ... اگر ... انصاف

دیکھا جائے تو جو کچھ ... مضمون ہے اس میں بھی اپنی ہی مدح سرائی ہے۔ تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ "علم کلام مرزا" ملاحظہ ہو۔ (اہلحدیث)

ــــہ اللہ اکبر کس قدر تعلی یا زمانے کے حالات سے بے خبری ہے۔ کیا قادیانیوں کی نظر سے مخالفین کی تحریریں نہیں گذریں۔ شاید اس لئے کہ وہ ان کے جواب دہ نہیں ہیں۔ خاموش رہتے ہیں۔ آریوں کی طرف سے تازہ کتاب "رنگیلا رسول" قادیان میں نہیں پہنچی؟ عیسائیوں کی طرف سے تازہ کتاب "اثبات التثلیث" نہیں پہنچی؟ جس میں خود قادیان کے ایک مصنف کی تردید بھی ہے۔ اس کے علاوہ مسیحی اور آریہ اخباروں میں بار بار تردیدی مضامین نکل رہے ہیں مگر قادیانی اخباروں کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی (اہلحدیث)

ــــہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کم درجہ بتانا بھی ایک چال ہے تاکہ مسلمان بہت زیادہ بھڑک نہ جائیں مطلب مرزا صاحب کا قول تو یہ ہے کہ ان کو وہ درجہ حاصل ہوا تھا جو کسی سابق نبی کو حاصل ہوا نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا۔

جس کا ثبوت "قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کا مکالمہ" کو پڑھ کر ملے گا۔ تم لوگ حضرت مرزا صاحب کے ادعائے نبوت پر جنگ زرگری کی طرح بحث کرتے ہو۔ جیسے پوچھو مرزا صاحب کے دعوی کے

آپ کی ... وہ نقشہ پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی خبر پہلے تمام انبیاء دیتے آئے تھے۔" (الفضل قادیان مورخہ ... ۱۹۳۹ء)

(بقیہ حاشیہ از صفحہ)

مقابلے پر دعویٰ نبوت کوئی چیز نہیں۔ کیا تم نے پڑھا نہیں یا سمجھا نہیں کہ مرزا صاحب اپنی شان رفیع کن لفظوں میں بتاتے ہیں۔

(۱) میرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)

(۲) ہی رقیت علی منارۃ ختم علیہا کل رفعۃ۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

یہ دو حوالے تو آپ کی شان رفیع جلیل رسالت بتانے کو کافی ہیں۔ ایک اور حوالہ سنئے جو ان سے بھی بڑھ کر ہے۔

(۳) انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہٗ کن فیکون۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵)

(اے مرزا) تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

لاہوری ممبرو! اہل قادیان کو طائفہ غالیہ کہنے والو! ان غالیوں سے تو ہم نہیں پوچھتے آپ لوگوں سے پوچھتے ہیں جو کچھ اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے۔ کسی نبی نے ایسا دعویٰ کیا تھا؟ بہاء اللہ ایرانی کو خدائی کا مدعی بتانے والے لاہوری ممبرو! اس قسم کی نص صریح بہاء اللہ نے بھی اپنی نسبت کہی تھی جو مرزا صاحب نے اپنے حق میں کہی ہے۔

قرآن مجید دیکھنے سے یہ پتہ خود چلتا ہے کہ ایسے دعوے کا مدعی مصر میں ایک شخص ہوا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوے کی تشریح میں کیا بتا کر ... ہم ... تم ... نہیں ...

(... جہ ... ۱۵ ... مرزا ...)

بریلوی مشن

پرانا مذہب اور فرقہ بندی

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

(مجاہد الفقیہ ۱۴۔ اگست ۱۹۳۹ء میں ایک صاحب مومن نے اسلام اور فرقہ بندی کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں فرقہ بندی کی مذمت کرتے ہوئے مضمون نگار نے حدیث ما انا علیہ و اصحابی لکھ کر لکھا ہے کہ:۔

جو اس شاہراہ سے الگ ہو اسلام سے کوئی تعلق نہ رہا۔ کیونکہ وہ اسلام سے الگ ہو گیا۔

پھر شیعہ، معتزلہ، جہمیہ کا ذکر کرتے ہوئے مومن صاحب لکھتے ہیں:۔

اس کے بعد تیرھویں صدی میں فرقہ وہابیہ نے اسلام کے اصولوں کے خلاف نئی باتیں پیدا کیں اور اسلامی شاہراہ کو چھوڑ دیا۔

(۱۴۔ اگست ۱۹۳۹ء صفحہ ۲ کالم ۲)

اس کے بعد آپ نے فرقہ بندی مٹانے کا طریق لکھا ہے:۔

اب اگر وہ فرقہ بندی کو مٹانا چاہتے ہیں تو اپنی نئی ایجاد کردہ باتوں کو چھوڑ کر پرانی شاہراہ اسلام پر آ جائیں تفرقہ خود بخود مٹ جائیگا۔

فرقہ بندی نئے فرقے بنانے سے نہیں مٹتی بلکہ فرقے مٹانے سے مٹتی ہے یعنی خاکساری، خاکسار کی جھنڈیں، مرزائی، مرزائیت کو ترک کر دیں، وہابی وہابیت سے منہ موڑ دیں وغیرہ وغیرہ اور اسلام میں آ جائیں تو تفرقے مٹ جائینگے۔

(صفحہ ۲ کالم ۳)

اس سارے مضمون کو پڑھ کر ہمیں افسوس ہوا کہ مومن صاحب نے ایمان و دیانت سے کام نہیں لیا۔ بلکہ فرقہ وارانہ مرض کے خود ہی شکار ہو گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مومن صاحب کو خود انہیں کے تحریر کردہ اصول کے ماتحت انہیں توجہ دلائیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

مومن صاحب! فرقہ بندی کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صراط مستقیم کا نقشہ بنایا تھا اس وقت شاہراہ اسلام ایک بتایا یا ایک سے زیادہ۔ اس کے لئے ہم حدیث کے الفاظ سامنے رکھتے ہیں

حاشیہ: اس نمبر میں آپ کا اشارہ دجال کی طرف ہے: یہ سچ ہے کہ ہر نبی نے دجال سے ڈرایا۔ مگر بقول مرزا صاحب وہ دجال موعود پادری اور انگریز ہیں اور ان کا گدھا جس کی سواری ہوئی ریل گاڑی ہے۔ (ازالہ اوہام)

پس مطلب صاف ہے کہ

ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کیا مسیح موعود (مرزا صاحب متوفی) نے اپنے مزعومہ دجال موعود کو قتل کر کے فنا کر دیا اور اس کے گدھے کو کم سے کم ... بے بس کر دیا؟ ... کی ... سے کچھ نہیں

کیا۔ ہاں کیا تو یہ کہ خود اس پر سوار ہوتے رہے اور ان کے جانشین اب بھی ہوتے ہیں جس پر کسی اہل دل نے کیا خوب کہا ہے ؎

یہ کیسا خر دجال ہے کہ عیسیٰ بہ جسم خود
بصد منت بصد خواہش کرایہ دے کے چڑھتا ہے

مختصر یہ ہے کہ جن خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مسیح موعود کو آنا تھا وہ خرابیاں پہلے کی نسبت زیادہ ہیں اور مسیح موعود کو گئے ہوئے تیس سال سے زیادہ گذر گئے۔ جس پر یہ آواز آ رہی ہے ؎

کیا ... کے ... کی ...

حضرت جابرؓ مروی ہیں :-

کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخط خطا وخط خطین عن یمینہ وخط خطین عن یسارہ ثم وضع یدہ فی الخط الاوسط فقال ھذا سبیل اللہ ثم تلا ھذہ الآیۃ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل

کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ نے ایک خط کھینچا اور اس کے دائیں بائیں دو دو خط کھینچے جس کا نقشہ یوں ہے ۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سیدھی راہ صرف ایک ہے جو کسی حصہ میں منقسم نہیں ہے نہ وہ چار میں دائر ہے ۔

یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ وارانہ حیثیت سے حنفیت، شافعیت، حنبلیت، مالکیت چار الگ چیزیں ہیں اور چار اور ایک میں جو نسبت ہے وہ ظاہر ہے۔ اس لئے ہر ادنیٰ فہم کا انسان سمجھ سکتا ہے کہ الحق دائر بین المذاھب الاربعۃ کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔

اب رہا وہ سوال جو مومن صاحب (مضمون نگار التقیہ) نے خود ہی درج فرمایا ہے :-

یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ فرقہ باطل ہے۔ اس کا جواب آسان ہے۔ جو فرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین میں نئی بات نکال کر الگ ہوا ہے وہ فرقہ باطل ہے جو پرانے طریقے پر ہے وہ سیدھے راستے پر ہے۔ (حوالہ مذکور ص کالم ۲)

مولوی صاحب! اب تو صحیح قائم ہو گئی۔ اس کے مطابق فیصلہ آسان ہے۔ اب آئیے ایک قرآن مجید کی آیت بھی پڑھ لیں۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جھنم الآیۃ (پ ۵ ع ۱۴)

کہ جو ہدایت کھل جانے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کرے اور مؤمنین کی راہ چھوڑ اور راستہ اختیار کرے وہ پھر جدھر ادھر پھیر دیں گے۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سچے مؤمنین کی راہ کے سوا دوسرا راستہ جہنم کو لے جاتا ہے۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ سچے مومن جن کے ایمان کی خدا تصدیق کرے وہ کون ہیں۔ اس میں ہم اور تم بلکہ رافضی کو چھوڑ کر باقی تمام اہل اسلام متفق ہیں کہ صحابہ کرام سچے مؤمن تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کے ایمان پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ ان کے بعد تابعین مومن ہیں والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم الآیۃ۔ ان فضلاء کے تسلیم کرنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مؤمنین کس شاہراہ پر تھے۔ تقلید شخصی ان کے شعائر میں تھی یا نہ۔ اس امر پر ایک مسلّم بزرگ کا قول پیش کرتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی مرحوم فرماتے ہیں :-

واعلم ان الناس لم یکونوا مجتمع علی مذھب معین قبل المائۃ الرابعۃ (حجۃ اللہ)

کہ لوگ چوتھی صدی سے قبل کسی خاص مذہب معین پر نہ تھے۔

اب سنئے مومن صاحب۔ بقول شاہ ولی اللہ مرحوم چوتھی صدی کے بعد لوگ شاہراہ اسلام سے ہٹ کر فرقہ بندی میں پھنسے۔ بتائیے ان گروہوں کے علاوہ کوئی ایسی جماعت بھی تھی جو کسی فرقہ سے تعلق نہ رکھتی تھی یقیناً تھی وھم اصحاب الحدیث یعنی وہ اہل حدیث ہیں جن کا یہ قول تھا اور ہے ؎

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم
با قول نبی چون و چرا را نشناسیم

لہٰ مومن جی کا یہ کہنا کہ ائمہ اربعہ فرقے نہیں۔ کیونکہ انہوں نے دین میں نئی باتیں پیدا نہیں کیں نہ نبوت کا دعویٰ کیا۔ (ص کالم ۲)

اس سے پہلے آپ ہی وہابیہ کو فرقہ قرار دے چکے ہیں بتائیے ان لوگوں نے کونسی نئی باتیں نکالیں یا کب نبوت کا دعویٰ کیا [illegible] کیا تو کیا آپ کی تعریف کے مطابق وہ بھی فرقہ نہ ہوا۔

حدیث سواد اعظم اسی مضمون میں مومن جی نے ایک مزے دار بات لکھی ہے کہ آنحضرت کا فرمان ہے بڑے گروہ کی پیروی کرو جو اس سے الگ ہوا وہ دوزخ میں گرا۔

اس کے بعد لکھتے ہیں :-

ہندوستان میں نو کروڑ مسلمانوں میں ساڑھے آٹھ کروڑ اہل سنت ہیں جو شاہراہ اسلام پر چل رہے ہیں اور یہی سواد اعظم ہیں۔ اور انہیں کی پیروی لازم ہے۔

سبحان اللہ! اگر اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ جو تعداد میں بڑی جماعت ہو وہی حق پر ہے تو بتائیے جنگ کربلا میں یزیدیوں کی تعداد زیادہ تھی یا امام حسین علیہ السلام کا لشکر زیادہ تھا۔ اس امر پر غور کر کے پھر بتانا۔ ان میں سے حق پر کون تھا اور سواد اعظم کہلانے کا حقدار کون۔

قدرۃ ہائے ہندوستان میں نو کروڑ مسلمان ہیں ان میں وہابی (اہل حدیث) بھی ہیں، دیوبندی بھی مرزائی بھی، شیعہ بھی، نیچری بھی، خاکساری بھی، وغیرہ وغیرہ۔ یہ تو سب کے سب (بقول مومن) دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمان صرف وہی ہیں جو بریلی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی تعداد آپ نے ساڑھے آٹھ کروڑ کیسے لکھ دی۔ صرف کثرت ثابت کرنے کے لئے۔ یہ بھی یاد رکھنا کہ اہل سنت کے ماتحت ڈوم، بھرائی، میراثی، کنجر بھی ہیں اور مردم شماری میں سنی لکھے جاتے ہیں۔ اگر ان کو ملا کر آپ کی تعداد بڑھتی ہے تو ایسی کثرت کو دور سے سلام عرض ہے۔ ہم قلیل ہی اچھے ہیں۔ اور ہمارے لئے یہ فخر بس ہے ہم قلیل من عبادی الشکور الآیہ کے مصداق ہیں۔

مومن صاحب خود کردہ را علاجے نیست۔ خود ہی اپنے مقرر کردہ اصول سے کچھ اور ہی جا پھنسے ۔

لہٰ ائمہ اربعہ فرقے نہیں فرقہ گروہ ہیں ہم تو ان کی تقلید کو ناجائز کہتے ہیں یہ مجتہدین [illegible] کی کا دست ہیں۔ فافہم منہ

صفحۂ تاریخ ۔ از افادات امام ابن الجوزی رحؒ

(قسط ثالث)

(مترجمہ مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فریدکوٹی حال چنیوٹ)

اس سے قبل امام ابن الجوزی رحؒ کی عیون التاریخ میں سے دو قسطیں قارئین کی خدمت میں ہدیہ کر چکا ہوں یہ تیسری قسط بھی انہی کا سلسلہ ہے۔ اور اس میں صرف خلفاء بنو امیہ تک کے اسماء مدت خلافت وغیرہ حالات پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

(۱) حضرت عبد اللہ بن عثمان المکی بابی بکر الصدیقؓ آپ سب سے پہلے خلیفہ اسلام ہیں۔ جن کی بیعت سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام پر بروز سوموار ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ کو ہوئی۔ آپ کا نام عبد اللہ باپ کا نام عثمان اور کنیت ابو بکر تھی۔ آپ کی وفات بروز پیر ۲۲ جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ کو ہوئی۔ خلافت کا عہد مبارک دو سال تین ماہ بیس روز تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

(۲) حضرت عمر بن الخطابؓ۔ دوسرے خلیفہ ہیں جن کی بیعت صدیق اکبرؓ کی وفات کے دن کی گئی۔ اور ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کو خلد بریں کی طرف نقل مکان (انتقال) ہوا۔ خلافت کا عہد زریں دس سال چھ ماہ چار دن تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

(۳) حضرت عثمان بن عفانؓ۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد چار یوم مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے یعنی یکم محرم الحرام سنہ ۲۴ھ۔ وفات (شہادت) بروز جمعہ ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۳۵ھ کو ہوئی۔ آپ کا عہد خلافت ۱۲ دن کم ۱۲ سال تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

(۴) حضرت علی بن ابی طالبؓ۔ حضرت عثمانؓ کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت علیؓ کا واقعہ قتل (شہادت) ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ کو ہوا۔ عہد خلافت چار سال ۹ ماہ پانچ یا چھ دن تھا۔ رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت حسن بن علیؓ۔ علیؓ کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے۔ چھ ماہ گیارہ دن خلافت کرنے کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں خود دستبردار ہو گئے اور امیر معاویہ رضؓ کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت حسن رضؓ تک خلافت راشدہ علی منہاج النبوۃ کے تیس سال پورے ہو گئے۔ رضی اللہ عنہم۔

(۶) پھر حضرت امیر معاویہ رضؓ خلیفہ ہوئے۔ آپ بنو امیہ کے سب سے پہلے خلیفہ ہیں (اور انہی سے خاندان بنو امیہ کی خلافت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے) آپ کی خلافت جمادی الاول سنہ ۴۱ھ کو قائم ہوئی۔ وفات بروز جمعرات ۱۵۔ رجب سنہ ۶۰ھ کو ہوئی۔ عہد خلافت انیس ۱۹ سال تین ۳ ماہ اور بعض کے نزدیک بیس ۲۰ سال ۴ ماہ تھا۔

(۷) یزید بن معاویہؓ خلیفہ مقرر ہوا۔ وفات ۱۴۔ ربیع الاول سنہ ۶۴ھ اور عہد خلافت تین سال دو ماہ۔

(۸) معاویہ بن یزید۔ معاویہ بن یزید صالح و نیک شخص تھا۔ صرف چالیس دن زندہ رہ کر وفات پا گیا اور اپنے بعد کسی کو خلافت کے لئے نامزد نہیں کیا۔

(۹) عبد اللہ بن الزبیرؓ۔ (چونکہ معاویہ بن یزید نے کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان کی وفات کے بعد خلافت میں کشاکشی پیدا ہوئی) اور عبد اللہ بن زبیرؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور دوسری طرف آپ کے مقابلہ پر مروان مدعی خلافت ہوا۔ ابن الزبیر کے سامنے مروان کا انتقال ہوا۔ اور انہوں نے ۹ سال ۲ ماہ تک خلافت کی۔ لیکن مروان کی وفات کے بعد اس کے بیٹے عبد الملک بن مروان نے زور پکڑا۔ اور ابن الزبیر کے ... [illegible] معرکہ قتال قائم کیا۔ حتی کہ ... [illegible] ذریعہ آگ برسائی ... [illegible] اس کے بعد بنو امیہ کو اطمینان کے ساتھ خلافت کرنے کا موقعہ مل گیا۔

(۱۰) مروان بن حکم۔ علاوہ شام میں ابن الزبیرؓ کی بیعت مقبول عام ہو جانے کے بعد خلافت کے لئے کھڑا ہوا اور شام کے علاقہ میں الگ چھوٹی سی خلافت قائم کر لی۔ اور خلافت کو دو ٹکڑوں پر تقسیم کر دیا۔ وفات سنہ ۶۵ھ کو ہوئی۔ ایام خلافت ۹ ماہ ۲۸ دن تھے

(۱۱) عبد الملک بن مروان۔ عبد الملک بن مروان اپنے باپ کے قائم مقام کھڑا ہوا۔ کافی عرصہ تک لشکر جرار کی طیاری میں مصروف رہا۔ اور بالآخر حجاج بن یوسف سفاک کی معیت میں مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا۔ ابن الزبیر کو شہید اور خلافت کا میدان امویوں کے لئے صاف کر دیا۔ وفات سنہ ۸۶ھ کو ہوئی اور ایام خلافت تیرہ سال ڈھائی ماہ تھے۔

(۱۲) ولید بن عبد الملک۔ عبد الملک کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ولید مسند خلافت پر بیٹھا۔ سنہ ۹۶ھ میں وفات پائی۔ خلافت کا زمانہ ۹ سال ۵ ماہ تھا۔

(۱۳) عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ۔ ولید کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز مشہور امام ابو رجاء کی کوشش سے خلیفہ مقرر ہوئے (اور انہوں نے خلافت راشدہ کا دور پھر زندہ کر کے دکھا دیا) بروز جمعہ ۲۵۔ رجب سنہ ۱۰۱ھ ۳۹ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ مدت خلافت ۲ سال ۵ ماہ ۵ دن تھی۔

(۱۴) یزید بن عبد الملک۔ وفات بروز جمعہ ۲۵۔ شعبان سنہ ۱۰۵ھ مدت خلافت چار سال ایک ماہ تھی

(۱۵) ہشام بن عبد الملک۔ اپنے بھائی یزید بن عبد الملک کے بعد متمکن خلافت ہوا۔ ۶ ربیع الاخر سنہ ۱۲۵ھ کو انتقال ہوا۔ خلافت کا زمانہ ... سال سات ماہ تھا۔ ہشام بن عبد الملک نے ... سے سلطنت کی۔ مگر افسوس کہ اس کے بعد ... بنو امیہ باہمی خانہ جنگیوں میں مبتلا ہو کر ... [illegible]

(۱۶) ولید بن یزید بن عبد الملک ... [illegible]

۲۸ جمادی الاولی سنہ ۱۲۶ھ ... [illegible]

[illegible]

(۱۷) ... [illegible]

باپ کی وفات کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے۔ نہایت اچھے خصائل کے مالک تھے۔ ۱۰ ربیع الآخر ۱۲۶ھ کو وفات پائی۔ مدت خلافت ۵ ماہ ۱۲ یوم (لکھا افسوس) کہ جب ان کے بعد مروان بن محمد خلیفہ مقرر ہوا تو اس شقی نے ان کی لاش کو قبر سے نکلوا کر سولی پر چڑھا دیا اس وقت کسی شخص نے یزید کی تعریف میں یہ الفاظ کہے تھے۔

يَا مُبْذِرَ الْكُنُوزِ يَا مُجَاهِدَ بِالْأَسْمَارِ كَانَتْ وِلَايَتُكَ رَحْمَةً وَوَفَاتُكَ فِتْنَةً أَخَذُوكَ فَصَلَبُوكَ (معارف ابن قتیبہ عبد الرحمن)

(۱۸) پھر ابو اسحاق ابراہیم بن ولید بن عبد الملک خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور صرف تین ماہ خلیفہ رہ کر خلافت سے دستبردار ہو گئے۔

(۱۹) مروان بن محمد بن مروان بن حکم۔ یہ شہرہ آفاق مروان کے پوتے مروان ہیں۔ اس نے استیلاء حاصل کیا۔ اور خلیفہ ابراہیم اس کے خوف سے خود بخود دستبردار خلافت ہو گئے۔ ۱۵ صفر کو مروان کی عام بیعت لے لی گئی۔ (چونکہ اس زمانہ میں بنو امیہ باہمی خانہ جنگیوں میں مصروف تھے اور ان کا اقتدار عالم اسلام سے اٹھ چکا تھا اس لئے بروز پیر ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۲ھ کو بنو امیہ کا قصر دمشق میں رہنے والا آخری خلیفہ قتل کر دیا گیا۔ اور قتل کے ساتھ ہی بنو امیہ کا چراغ گل ہو گیا۔ اور اس کے بعد خلافت بنو عباس کی طرف منتقل ہو گئی) اور ان کا نظام خلافت [illegible] ایک [illegible] تھا۔

نوٹ: [illegible] خلافت [illegible] اسلام کو اللہ تعالیٰ [illegible] دو قسم کے دشمنوں کا مقابلہ کرنا پڑا [illegible] حضرت [illegible]

فاروق اعظم کے زمانہ میں فتوحات [illegible] عجم پر آندھی کی طرح چھا گیا اور کم و بیش ۳۶ ہزار شہر فتح ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فتوحات کا سلسلہ بہت قلیل ہے۔ اور یہ اس لئے کہ صحابہ کے درمیان ایک تو سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی تھیں اور دوسرا یہ کہ فاروق اعظمؓ کے مفتوحہ ممالک کا انتظام قائم رکھنا بھی کچھ آسان کام نہ تھا۔ اس لئے حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں انہی علاقوں کا زیادہ تر حسن انتظام ہی کیا گیا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ مشہور ہے۔ اس لئے حضرت علی رضؓ کا دور خلافت صحابہ کی خانہ جنگیوں کا میدان بنا رہا۔ کوئی علاقہ فتح ہونا تو در کنار خلافت کا شیرازہ ٹوٹ کر رہ گیا۔ یہی حال حضرت امام حسن کے عہد مقدس کا ہے۔ گو ان کے زمانہ میں باہمی قتال نہیں ہوا۔ اور حضرت حسنؓ کی کمال دانشمندی نے اہل اسلام کو ایک امیر پر جمع کر دیا۔ اور ان کے زمانہ میں فتوحات اسلامیہ کا دروازہ پھر ایک بار کھل گیا۔

تاریخ دان جانتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک کے بعد خلفاء امیہ ایک انچ آگے قدم نہیں بڑھا سکے بلکہ انہی کی باہم خانہ جنگیوں کو دیکھ کر بنو فاطمہ و بنو عباس نے زور پکڑنا شروع کیا۔ اور مروان کے ظلم و جور کو دیکھ کر کوفہ والوں نے زید بن علی بن حسین بن علی کو خلیفہ بنا لیا۔ اور پھر جب انہی ظالم دغا باز قاتلین حسین کوفیوں نے زید بن علی کو شہید کروا دیا۔ چنانچہ بنی امیہ کا قصر خلافت دمشق میں متزلزل ہو رہا تھا اور ان کی آپس میں تلوار چل رہی تھی۔ دوسری طرف بنو فاطمہ زید بن علی کی شہادت سے [illegible] ہو کر خلافت سے [illegible] خاموش ہو گئے [illegible] بنو عباس کو [illegible] ہاتھ آ گئی [illegible] ابو العباس السفاح [illegible] ۱۳۲ھ میں [illegible] خلافت [illegible] ۹۲ سال [illegible]

[illegible]

مذمت غیبت

(بقلم مولوی عبد اللہ صاحب [illegible])

؎ اوروں کی بری بات تو بھاتی نہیں تم کو
پر اپنی برائی نظر آتی نہیں تم کو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ (پ۔ ع)

اے ایمان والو پرہیز کرو کثرت گمان سے بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور نہ جستجو کرو اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی۔ کیا تم لوگوں سے کوئی بھی اسکو پسند کریگا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاوے، ہرگز نہیں بلکہ اسکو ناپسند کریگا۔ اور ڈرو اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا رحیم ہے۔

چونکہ آپس کی چپقلش و رنجش اور عداوت و دشمنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ غیبت و چغلخوری ہے اس لئے قرآن کریم نے اس کی انتہائی مذمت اور قباحت و حقارت و کراہت بیان کر کے اس سے پرہیز کا حکم دیا ہے حتیٰ کہ اس فعل کی مثال اپنے مردہ بھائی کے گوشت خوری سے دیکر حد درجہ منافرت کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس سے زیادہ مزید تفصیل ایک حدیث میں یوں وارد ہوئی ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل لحم اخیہ فی الدنیا قرب الیہ یوم القیامۃ فیقال لہ کلہ میتا کما اکلتہ حیا فیاکلہ ویکلح ویضج (رواہ ابو یعلی والطبرانی وابو الشیخ ترغیب ترہیب مصری ص ۱۱ جزو سوم)

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کا گوشت دنیا میں کھایا یعنی غیبت کی قیامت کے دن اسے اسکے پاس [illegible]

ahmadimuslim.de

کر دیا جائیگا کہ لو اس مردہ کا بھی گوشت حقیقۃً اسی طرح کہا جیسا کہ اس کی زندگی میں اس کا گوشت کھایا تھا (یعنی غیبت کی تھی) پس وہ چغلخور مجبوراً اس کا گوشت کھائیگا اور شدت کراہت و تکلیف سے منہ بنائیگا مگر خود کردہ را چہ علاج"

اسی کو کسی شاعر نے کہا ہے اور خوب کہا ہے ؎

تَكَلَّمْ وَسَدِّدْ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِنَّمَا
كَلَامُكَ حَيٌّ وَالسُّكُوتُ جَمَادُ
فَإِنْ لَمْ تَجِدْ قَوْلًا سَدِيدًا تَقُولُهُ
فَصَمْتُكَ عَنْ غَيْرِ السَّدِيدِ سَدِيدُ

(حتی المقدور درست اور ٹھیک گفتگو کر کیونکہ تیری گفتگو تیری زندگی کی دلیل ہے، اور خاموشی موت اور بیروح کے مرادف ہے لیکن تاہم جب تو موقع کی درست اور حق و صحیح بات نہ کہہ سکے تو بیہودہ گوئی اور غلط بیانی سے بہتر ہے کہ تو خاموش ہی رہے)

لیکن عمر ناکم فہموں، نادانوں اور کوتاہ اندیشوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ کسی بات میں خاموش رہ جانا اور جواب نہ دینا گویا اپنی جہالت پر مہر تصدیق کرنا ہے لہذا الٹا سیدھا جو کچھ زبان پہ آتا ہے بک جاتے ہیں بلکہ بعض کا تو شیوہ ہی یہ ہوتا ہے کہ یہاں کی بات وہاں اور وہاں کی بات یہاں، غیبت و شکایت بکر کے پاس اور بکر کی زید کے پاس کرتے رہتے ہیں۔ خالد کے پاس بیٹھیں گے تو زید کی خالد جیسی بولیں گے اور عمرو کے ہاں جا بیٹھیں گے تو عمرو کی سی گانٹھیں گے۔ ان کی بیکاری کا مشغلہ اور ذاتی پیشہ ہی یہ ہے کہ باہمی فتنہ و فساد برپا کریں اور جہاں ہی جائیں کوئی نہ کوئی شر و گل کھلائیں۔ واقعی ایسے لوگوں کو بغیر مکر و فریب تہمت و افترا، غیبت و شکایت اور چغلخوری و بہتان کے کھانا ہضم نہیں ہوتا اور کبھی نچلے بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فداہ روحی و ابی و امی فرماتے ہیں کہ لیس منی ذو حسد ولا نمیمۃ ولا کہانۃ ولا انا منہ ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا۔ یعنی نہیں ہے میری امت سے حاسد اور چغلخور اور نہ کاہن اور نہ میں ان کا ساتھی ہوں۔ پھر حضور نے تلاوت فرمایا۔ اور جو لوگ کہ مومنین و مومنات کو ناحق ایذا دیتے ہیں پس انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا ارتکاب کیا"

دوسری حدیث میں فرمایا:۔ الھمازون واللمازون والمشاؤن بالنمیمۃ...... یحشرھم اللہ فی وجوہ الکلاب۔ غیبت کرنے والوں، طعنہ زنی کرنیوالوں اور چغلخوروں کو قیامت کے دن باری تعالیٰ کتوں کی صورت پر اٹھائیگا"

ایک اور حدیث شریف میں غیبت کی انتہائی مذمت و برائی یوں وارد ہوتی ہے کہ:۔ الغیبۃ اشد من الزنا قیل وکیف قال الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفر لہ صاحبہ۔ یعنی غیبت کا وبال و مآل اور انجام زنا سے بھی زیادہ سخت و مشکل ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا یہ کیونکر؟ آپ نے فرمایا کہ زانی تو زنا کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے تو باری تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا اور اس کو معاف کر دیتا ہے لیکن چغلخور کو توبہ کے باوجود بھی باری تعالیٰ معاف نہیں کرتا اور نہ اس کی بخشش ہوگی۔ حتیٰ کہ وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

چونکہ بعض جاہل غیبت کو غیبت ہی نہیں سمجھتے بلکہ تہمت و بہتان کو غیبت سمجھتے ہیں۔ لہذا ان کو یہ مندرجہ ذیل حدیث صحیح یاد رکھنی چاہئے:۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل ارأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بہتہ (رواہ مسلم و ابو داؤد والترمذی والنسائی) یعنی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ و رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے بھائی کی وہ باتیں ذکر کرنی جن کا ذکر وہ ناپسند کرتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اگر وہ باتیں اس کے اندر موجود ہوں تو بھی غیبت ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ وہ باتیں اس کے اندر موجود ہونے کی ہی صورت میں تو غیبت ہے اور اگر موجود نہ ہوں جب تو تہمت و بہتان ہے"

نیز غیبت کے گناہ و وبال کے متعلق حضورؐ کا فیصلہ کن فرمان ملاحظہ ہو:۔

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ نمام۔ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد والترمذی۔

یعنی حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ چغلخور جنت میں داخل ہی نہ ہوگا"

کیونکہ غیبت کے باعث اس کا اعمال نامہ نیکیوں سے بالکل خالی اور صفا چٹ ہوگا۔ اور جب نیکیاں ہی نہیں تو جنت کا مستحق کیونکر ہوگا۔ فرمان نبوی ملاحظہ ہو:۔

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیوتی کتابہ منشورا فیقول یا رب این حسنات کذا وکذا عملتھا لیست فی صحیفتی فیقول محیت باغتیابک الناس

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ چغلخوروں کو کھلے ہوئے اعمالنامے دیئے جائینگے تو وہ کہیں گے کہ اے باری تعالیٰ میری وہ فلاں فلاں نیکیاں جو میں نے کی تھیں میرے اعمال میں تو نہیں ہیں آخر وہ کہاں ہیں؟ باری تعالیٰ فرمائیگا کہ لوگوں کی غیبت کے باعث وہ تیری ساری نیکیاں غارت ہو گئیں"

دراصل آج کل یہ مرض غیبت اس قدر عام ہو گیا ہے کہ اس سے بہت کم لوگ بچے اور بچ سکتے ہیں بغیر اس کے ...... اور اب یہ گناہ کا احساس دلوں سے اٹھ گیا ہے حالانکہ یہ اشد ترین گناہوں میں سے ہے جیسا کہ مذکورہ بالا قرآن و احادیث سے واضح ... ان گناہ ... سہو و نسیان سے اگر غیبت سرزد ہو جاوے تو اس کا علاج حضورؐ نے یہاں فرمایا ہے گو وہ حدیث ضعیف ہے ... رسالہ ... صفحہ ۱۳ کالم ...

فتاویٰ

تعاقب | سال رواں کے نمبر ۱۹ پرچہ میں ۸۹ سوال کے جواب میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر نکاح میں دف مذہبی رسم جان کر بجایا جاتا ہے تو بدعت ورنہ لغو" اس کے متعلق عرض ہے کہ ایک قولی حدیث میں نکاح میں دف بجانا مشروع بلکہ نکاح کا اعلان دف کے ذریعہ سے مستحب معلوم ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ صفحہ ۲۷۲

عن عائشۃ ..... و اضربوا علیہ بالدفوف رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب۔

یہ حدیث غریب ہے مگر اس کی تائید اور تقریب ذیل کی حدیث سے ہوتی ہے ؎

وھو ھذا عن محمد بن حاطب الجمحی....

قال فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ۔ مشکوٰۃ صفحہ ۲۷۲۔ اور یہ حدیث حسن قابل احتجاج ہے۔ کما قال الترمذی واللہ اعلم!

راقم الحروف ابو النعمان انیس الرحمن نعمانی مدرسہ اسلامیہ مرشد آباد۔ بنگال۔ ۱۹- رجب ۱۳۵۸ھ

مفتی | فتویٰ میں سہو ہو گیا تھا۔ تعاقب صحیح ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

تعاقب بر تعاقب | ۲۲ جمادی الثانی سن رواں کے پرچہ علما کے فتاویٰ نمبر ۲۳۱ پر ایک تعاقب نظر سے گزرا۔ مگر تاہم اس میں غلطی اب تک باقی ہے ملاحظہ ہو:

میت ۱۲ زید

زوجہ	ام	اب	عم عینی	عم علاتی
۳	۴	۵	م	م

مگر بہ حقیقت صورت مسئول عنہا کا جواب یوں ہے کہ زوجہ کو ربع چونکہ لاولد ہے۔ اور ام کو ثلث مابقی اور اب کو بطور عصوبت باقی ملیگا۔ صورت مسئلہ یوں ہے :-

میت ۴

زوجہ	ام	اب	عم عینی	عم علاتی
۱	۱	۲	م	م

آپ کے تعاقب میں دو غلطیاں ہیں۔ ایک یہ کہ آپ نے ماں کو ثلث کل دیا ہے مگر اس صورت میں ثلث مابقی ہونا چاہئے۔ ملاحظہ ہو سراجی قیومی کانپور صفحہ ۱۱ وثلث ما بقی بعد فرض احد الزوجین و ذلک فی مسئلتین فوج وابوین وزوجۃ وابوین انتہی۔ دوسری یہ کہ آپ نے مسئلہ بارہ سے کیا ہے۔ حالانکہ اس صورت میں مسئلہ چار سے ہونا چاہئے۔ کیونکہ مخرج (مسئلہ) کی تعریف یوں ہے "چھوٹے سے چھوٹے عدد جس سے کسر صحیح نکلے" لہذا بمطابق عرف مسئلہ چار سے ہونا چاہئے۔ جیسے سراجی کے بین السطور مرقوم ہے۔ کما ھو ظاھر عند ماھری ھذا الفن الشریفۃ

احقر محمد نصرت اللہ مدرسہ عزیزیہ مرشد آباد

مفتی | ثلث مابقی کا فتویٰ فقہاء حنفیہ کا ہے اور آپ کے مخاطب غالباً اقوال فقہاء کے پابند ہونگے اس لئے اب دونوں میں اصولی اختلاف باقی ہے۔

س ۲۳۶ } ایک عورت بیوہ نے نکاح ثانی کیا پہلے خاوند سے اس کی ایک لڑکی تین سال کی ہے۔ عورت مذکورہ کسی تقریب پر مع اپنی لڑکی (خورد سالہ) کے اپنے پہلے سسرال میں چلی گئی وہاں کے عام لوگوں نے جبراً اس کی تین سالہ لڑکی کا نکاح پڑھا دیا۔ ماں انکار کرتی رہی۔ سوال یہ ہے کہ ایسے جبر اور ظلم کی حالت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۳۶ } بصورت صحت حالات مرقومہ ایسا نکاح صحیح نہیں۔ قال اللہ لا اکراہ فی الدین دین میں جبر کرنا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری) ایک لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے بیان کیا کہ اس کا نکاح پڑھایا گیا اور وہ ناپسند کرتی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکاح (رکھنے نہ رکھنے) میں اختیار دیدیا۔ اللہ اعلم!

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

ان من کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ تقول اللھم اغفر لنا ولہ:

یعنی بیشک غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کر چکا ہے اس کے لئے استغفار طلب کرے اور یوں دعا کرے کہ اے اللہ مجھ کو اور اس کو معاف فرما دیوے۔ ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن جس کی غیبت کی گئی ہے اُسے کچھ فائدہ پہنچے اور وہ اس سے خوش ہو کر اس کو معاف کر دے۔ سو غیبت کرنے والوں کی نجات مشکل ہے۔

خداوند کریم غیبت کرنے والوں کو بلکہ تہمت لگانے والوں کو سمجھ دے کہ دوسرے کی بدخواہی و بدنامی کے خیال و کوشش میں اپنی عاقبت برباد کرنے کی تدبیر اور دنیا خراب ہونے کی ترغیب سے باندھ ہیں۔ حقیقت و اصلیت اور واقعی کیفیت کبھی چھپ نہیں سکتی۔ بلکہ اکثر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں دھد

یعنی جب انسان کے تکبر اور غرور اور جنین و دیگرے نیست کے باعث خداوند کریم کو اُس کی عزت خاک میں ملانی ہوتی ہے تو اس کی حالت نہ صرف غیبت و شکایت ہی کی ڈالتا ہے بلکہ ترقی کرتے کرتے وہ تہمت طرازی بھی کرنے لگتا ہے اور لوگوں پر خواہ مخواہ بہتان لگاتا پھرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ متہم کو جب اس کی خبر پہنچتی ہے تو وہ ساری قلعی کھول کر رکھ دیتا ہے اور لینے کی دینی پڑ جاتی ہے ؎

خدا محفوظ رکھے ہر خطا سے
خصوصاً چغلخوری بد ادا سے

متفرقات

خطبات محمدی جلد دوم | مؤلفہ مولانا محمد صاحب
ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی کتاب ہذا کی پہلی جلد کا ریویو اہلحدیث مورخہ ۔۔ اگست ۱۹۴۰ء میں شائع ہو چکا ہے جسے ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جلد دوم بھی کتابی صورت میں شائع ہو گئی ہے جس میں دو سو پینتالیس (۲۴۵) احادیث بمع ترجمہ بعنوان خطبہ درج کی گئی ہیں۔ شائقین احادیث نبویہ سے امید ہے کہ اس نئی تالیف کی قدر کرینگے۔ نیز مؤلف موصوف سے بھی امید ہے کہ اس کام کو انجام تک پہنچا کر عند الناس مشکور و عند اللہ ماجور ہونگے۔ کتابت طباعت اعلیٰ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ دفتر اخبار محمدی بلیماران دہلی۔

شمع توحید طبع دوم | یادگار رحلہ شمع توحید
اگرچہ دفتر ہذا سے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئی تھی مگر قدر دانوں کے شوق سے دو تین ماہ میں سب ختم ہو گئی۔ اب اہلحدیث دار الاشاعت سکندر آباد دکن نے اصل کتاب یعنی صرف مسائل کو مکرر طبع کرایا ہے۔ شائقین مندرجہ ذیل پتہ سے ۱ مر کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ محمد علی بیگ معتمد اہلحدیث دار الاشاعت سکندر آباد دکن

انبیاء کے دو دشمن | از قلم غلام نبی صاحب مسلم۔
صاحب موصوف نے ٹریکٹ ہذا میں قرآن مجید اور دیگر سابقہ واقعات سے ثابت کیا ہے کہ انبیاء کرام صلوٰۃ اللہ علیہم کے اصل مشن یعنی اشاعت توحید کے دشمن ہمیشہ سرمایہ دار اور حکام ہوتے رہے ہیں۔ جن کے رعب و دبدبہ سے اکثر غرباء طبقہ خائف رہ کر راہ حق سے باز رہا۔ قیمت ۲ر ملنے کا پتہ مکتبہ اسلامیہ اندرون موچی دروازہ لاہور۔

الارشاد امرتسر | امرتسر سے دو سال سے جاری ہے۔
جس میں عام اسلامی مضامین کے علاوہ چکڑالویت، مرزائیت اور خاکساریت کی تردید میں مفید مضامین شائع ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ پتہ سید عبد الحمید شاہ بخاری مالک رسالہ الارشاد امرتسر

مدح صحابہ اور تبرا | لکھنؤ میں مدح صحابہ کے مقابلہ میں شیعوں کی طرف سے جو تبرا کی مہم ایجی ٹیشن جاری ہوئی ہے اس کے متعلق اخبار مدینہ بجنور میں جس قدر مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ کتابی صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔ قیمت دو آنہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار "مدینہ" بجنور

قابل توجہ بہی خواہان اخبار اہلحدیث

اخبار اہلحدیث" ایک مذہبی پرچہ ہونے کی وجہ سے اس رونق کو نہ پہنچا جس پر ملکی اخبار پہنچ گئے اور پہنچ جاتے ہیں۔ تاہم دیندار طبقہ کی توجہ سے ایسے اخبار کا ۳۷ سال تک جاری رہنا خدا کی حمد و ثنا اور احباب کے شکریہ کا موجب ہے۔ مگر اخبار "اہلحدیث" کو اس وقت دو قسم کی مصیبتوں کا سامنا ہو رہا ہے۔

اول:۔ زمانے کی سیاسی لہر کا غلبہ جو مذہبی تحریرات سے ہٹا رہا ہے۔

دوم:۔ تازہ مصیبت کاغذ کی گرانی جس سے لاگت میں اضافہ لازمی ہے۔

پس بہی خواہان اہلحدیث کا فرض مقدم یہ ہے کہ اخبار کو زندہ رکھنے کے لئے اس کی اشاعت بڑھائیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں نئے خریدار بنا کر اہلحدیث کو اپنی بہی خواہی کا ثبوت دیں۔

امید ہے جملہ ناظرین و بہی خواہان حضرات اس آواز کو معمولی آواز نہ سمجھیں گے۔

امداد رسالہ تردید خاکساری تحریک | کے لئے از بابو عزیز الدین صاحب کوئٹہ ۵ر۔ جناب برکات احمد صاحب بریلی ۸ر۔ مولوی عبد العزیز صاحب اکاڑہ ۸ر۔ مولوی محمد یٰسین صاحب چھبر انوالہ ضلع گجرات ۸ر۔ ایم حشمت علی گوبر پوبیاں خاص ۸ر۔

دیگر حضرات | بھی اس رسالہ کی اشاعت کے لئے امدادی رقوم جلد ارسال کریں۔ نیز تعداد مطلوبہ سے بھی اطلاع دیں تاکہ طبع ہونے کے بعد ان کو رسالے روانہ کئے جائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

انجمن حمایت اسلام نیروبی | مشرقی افریقہ میں پانچسال سے کام ہی ہیں انکی سالانہ رپورٹ موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجمن مذکور تبلیغ اسلام کا کام خوب محنت سے کر رہی ہے۔ کئی سکول جاری ہیں۔ مرزائیت اور خاکساریت کی تردید میں بھی کافی کوشش کر رہی ہے۔ دعا ہے خدا تعالیٰ اس کے ممبران و کارکنان کو تبلیغ کی مزید توفیق عطا کرے۔

جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث کی برکات | موضع ممرہ تحصیل پٹیالہ
۳۰ مرزائی تائب
میں مرزائیوں کے چند گھر ہیں۔ انہوں نے بذریعہ اشتہار جلسہ کا اعلان کرتے ہوئے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ موضع مذکور کے مسلمانوں نے چیلنج قبول کر لیا۔ جمعیت کی طرف سے منشی محمد عبد اللہ صاحب معلم کو ۴ ستمبر کے دن شرائط طے کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ مرزائیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کے سوا ان کی تمام تحریرات اقوال کے ماننے سے انکار کر دیا اور شرائط مکمل نہ ہو سکیں آخر مورخہ ۶ ستمبر کو مرزائی جلسہ کے بالمقابل مسلمانوں کا جلسہ کیا گیا۔ خوب تقریریں ہوئیں۔ ۳۰ مرد و عورت مرزائی مذہب سے تائب ہوئے۔ جن کے نام مع انکے دستخطوں اور نشان انگوٹھوں کے توبہ ناموں کی شکل میں محفوظ ہیں۔ بحمد اللہ یہ جلسہ اپنے اثر کے لحاظ سے خاصہ کامیاب رہا۔ مرزائی لوگ سخت شرمندہ ہوئے۔ ہم مولوی مبارک علی اور چوہدری خیر دین صاحب کے خاص طور پر مشکور ہیں جنہوں نے جلسہ ہذا کے انتظام میں کافی حصہ لیا۔ جزاہما اللہ تعالیٰ۔ (محمد عبد اللہ ثانی ناظم)

ضرورت ہے | مجھے ایک ایسے خوشخط اور صحیح نویس محرر کی ضرورت ہے جو رمضان شریف میں میرے ساتھ رہ کر میرے غیر مطبوعہ خطب کو خوشخط لکھ دے۔
خط و کتابت کا پتہ:۔
حاجی یونس خاں شروانی رئیس دماؤلی مقیم حیدر آباد دکن۔ مکان نمبر ۱۱۲ ۔ محلہ براق بستی

(باقی متفرقات صفحہ کالم ۳ پر)

ملکی مطلع

جنگ یورپ

آخر وہ دن بھی آگیا جس کا خطرہ عرصہ سے محسوس ہو رہا تھا۔ یعنی دول یورپ کے مابین یکم ستمبر سے جنگ شروع ہو گئی ہے۔ سردست ایک طرف جرمنی ہے۔ جس کی طرف سے حملہ کی ابتدا ہوئی ہے۔ دوسری طرف اس کا اصل حریف پولینڈ ہے۔ برطانیہ اور فرانس اسکے مددگار ہیں۔ لڑائی کی اصل وجہ تو ملک گیری یا انتقام ہوتا ہے مگر اس جنگ کے لئے یہ وجہ بتائی جاتی ہے کہ سلطنت جرمنی کا ایک حصہ (پروشیا ایسی جگہ واقع ہے) جہاں پہنچنے کے لئے جرمنی کے پاس خشکی کا راستہ نہیں ہے صرف سمندری راستہ سے جرمن وہاں جا سکتے ہیں۔ جرمنی پولینڈ کے اس حصہ کو اس سے واپس مانگتا ہے جو گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے جرمن سلطنت کا ایک جزو تھا مگر جنگ کے بعد پولینڈ میں شامل کر دیا گیا۔ ہم اس کی مثال دیکر ناظرین کو سمجھاتے ہیں:

دہلی سے میرٹھ جانا ہو تو غازی آباد سے ہو کر جاتے ہیں جو بہت دور کا راستہ ہے۔ مگر ریل کا سیدھا راستہ نہ ہونے کے باعث سب لوگ اسی راستہ آتے جاتے ہیں۔ فرض کر لیجئے کہ سہارن پور، مظفر نگر وغیرہ اضلاع پر مشتمل (باستثنا میرٹھ) غازی آباد تک ایک الگ ریاست ہے۔ دہلی والے اپنے مقبوضہ علاقہ میرٹھ تک جانے کے لئے اس ریاست سے اتنا علاقہ طلب کریں جس سے ان کا صوبہ دہلی میرٹھ سے متصل ہو جائے اور ان کو غازی آباد کے راستہ سے نہ جانا پڑے مگر وہ ریاست (سہارن پور وغیرہ) یہ ٹکڑا دینے سے انکار کرے۔ بس یہی اس جنگ کی مثال

پولینڈ سے واپس مانگتا ہے۔ پولینڈ نے ان علاقوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس کی ساری تجارت درآمد و برآمد اسی راستے ہوتی ہے۔ بس اس بات پر جنگ شروع ہو گئی۔ برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ کو امداد دینے کا وعدہ کیا تھا اس لئے ان کو بھی مجبوراً اس جنگ میں شریک ہونا پڑا۔ خبروں کی تفصیل بلحاظ انسانی ہمدردی کے بہت دلفگار ہے۔

تین قسم کے عذابوں سے جو قرآن مجید میں ڈرایا گیا ہے۔ اس وقت وہ تینوں عذاب یورپ کی سرزمین پر نازل ہو رہے ہیں۔ ارشاد خداوندی یہ ہے:۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ (پ ۷۔ ع ۱۴)

اس آیت شریفہ میں تین طرح کے عذابوں کا ذکر ہے جن میں سے ہر ایک تباہی کے لئے کافی ہے۔

(۱) یعنی اوپر سے عذاب بھیجدے۔ (۲) نیچے سے عذاب پیدا کر دے۔ (۳) یا گروہ گروہ کر کے باہم لڑوا دے۔ اوپر سے بمباری ہوتی ہے۔ نیچے سے طیارہ شکن توپیں اور آبدوز کشتیاں وغیرہ ہیں۔ تیسرے باہم جنگ و جدال۔ جو سب کی بنیاد ہے۔ جس ملک میں یہ تینوں عذاب جمع ہو گئے ہوں اس ملک کی بربادی کا اندازہ ناظرین خود ہی لگا سکتے ہیں۔

تادم تحریر ہذا جو خبریں آئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جرمنی کی فوجیں پولینڈ کے دارالحکومت وارسا میں حسب روایت "پرتاپ" ۱۰ ستمبر کو داخل ہو گئیں۔

ادھر سمندر میں جہازوں کی غرقابی کا سلسلہ جاری ہے کبھی فرانس کا جہاز غرق ہوتا ہے کبھی برطانیہ کا، کبھی جرمنی کا۔ پرچہ ہذا ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک خدا جانے جنگ کی آگ کہاں تک پھیل چکی ہوگی۔ یہ لازمی امر ہے کہ اس جنگ کا اثر دنیا بھر سے بیرون پہنچے۔ ہندوستان میں سردست اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ اشیاء خوردنی اور استعمالی گراں ہو رہی ہیں [illegible] توجہ

کر رہی ہیں مگر ابھی تک کافی توجہ نہیں ہوئی کاغذ پر اس کا جو اثر پہنچا ہے یا پہنچنے کا اندیشہ ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ اس کے متعلق اخبار پرتاپ کا ایک نوٹ ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"**کاغذ کی تیزی** گورنمنٹ نے اشیائے خوردنی کے نرخوں کو تو کنٹرول کر لیا۔ لیکن وہ کاغذ کی تیزی کی طرف سے لاپرواہ ہے۔ جو کاغذ جنگ سے پہلے پانچ روپے فی رم بکتا تھا جنگ چھڑنے کے بعد اس کے ساڑھے گیارہ روپے تک طلب کئے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اخبارات کو اپنا حجم گھٹانا پڑا۔" (پرتاپ لاہور ۱۰ ستمبر ۳۹ء)

کاغذ کی یہ گرانی ناظرین "اہلحدیث" کے لئے خصوصاً توجہ طلب ہے۔ جس کے متعلق ایک نوٹ متفرقات میں ملاحظہ کریں۔ تعجب تو یہ ہے کہ یورپ وغیرہ ممالک سے آنے والی چیزوں کے متعلق تو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ راستوں کی رکاوٹ کے سبب یہ چیزیں نہیں آتی ہونگی۔ لیکن دوسری اشیاء خاصکر کھانے پینے کی چیزیں جو ملک میں پیدا ہوتی ہیں اور وہ باہر بھی نہیں جاتیں۔ ان کی گرانی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ اس قسم کے واقعات کے ذریعے سیاست محمدیہ میں سے حدیث احتکار کے معنی خوب واضح ہو جاتے ہیں۔ جس میں غلہ فروشوں کو غلہ روک رکھنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

خاکساری تحریک کے بانی

مشرقی کی گرفتاری۔ رہائی اور اس کی وجہ

ہمارے ملک پنجاب میں خاکساری تحریک کے ڈکٹیٹر بھی اعجوبہ روزگار ہیں۔ آپ لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد کو مٹانے کے لئے گئے تھے اور گئے بھی اس شان سے کہ امیر تیمور بھی اس شان و شوکت سے ہندوستان میں نہ آیا ہوگا۔ وہاں پہنچ کر جو کچھ ہوا وہ اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں ہے۔ اب یہ امر زیر بحث ہے کہ مشرقی صاحب نے معافی مانگی ہے یا نہیں۔ اخبار [illegible]

میں ایک نوٹ نکلا ہے جو اس اختلاف پر روشنی ڈالتا ہے۔ وھو ہذا۔

معافی مانگی یا نہ یہ سوال اخبارات میں بحث کا موضوع بن رہا ہے کہ تحریک خاکسار کے بانی علامہ مشرقی نے یو پی گورنمنٹ سے معافی مانگ کر چھٹکارا حاصل کیا ہے اور ان سے سوال کیا جا رہا ہے کہ وہ اس پر روشنی ڈالیں۔ علامہ اس وقت تک خاموش ہیں اور یہ خاموشی ان کے خلاف جا رہی ہے۔ یو پی گورنمنٹ کا اعلان صاف ہے کہ علامہ مشرقی نے لکھ کر دیدیا کہ وہ رہا ہوتے ہی واپس پنجاب چلے جائینگے۔ اس پر انہیں رہا کیا گیا۔"

(پرتاپ ۱۱ ستمبر کالم ۳)

مشرقی صاحب کے اخبار "الاصلاح" مورخہ ۸ ستمبر میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یو پی کی کانگرسی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی صاحب نے معافی مانگ کر رہائی حاصل کی ہے مگر ساتھ ہی لکھا ہے کہ وہ کانگرسی حکومت جھوٹ کہتی ہے علامہ صاحب نے معافی نہیں مانگی۔ واقعہ یہ ہے کہ دراصل یہ اصطلاحی اختلاف ہے معافی تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک معافی عوام کی ہوتی ہے جو دوران مقدمہ میں عدالت میں یا پنچائت میں یہ الفاظ بولتے ہیں کہ "مجھے معاف کیا جائے۔"

معافی کی دوسری صورت یہ ہے کہ مجھے اس کام پر افسوس ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی معافی ہے۔

تیسری صورت جو اس سے بھی ہلکی ہے یہ ہے کہ میں اس قسم کو نہیں کرونگا۔

یہ تینوں صورتیں دراصل معافی مانگنے کی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ واقعہ کیا ہوا؟ مشرقی صاحب نے تیسری قسم کی معافی مانگی ہے۔ آپ کا معافی نامہ بصورت اخبارات میں شائع ہو گیا ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:-

محترم حافظ محمد احمد حسین ایم۔ ایل۔ سی و محترم سید واجد حسین رضوی! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دفعہ ۱۰۷ کے نوٹس کی واپسی کے بعد میں ایک سال صوبہ متحدہ نہ آؤنگا۔ خاکساروں کے جتھوں کو کسی دوسرے صوبہ سے آنے کا حکم یا اجازت نہ دونگا۔ صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہوگی کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں۔ آپ اس خط کو اطمینان کے واسطے چیف سکرٹری کو دے سکتے ہیں۔ (عنایت اللہ)

(مدینہ بجنور ۹ ستمبر ۳۹ء)

اس کی مزید تشریح مولانا عبدالشکور کے قلمی خط سے ہوتی ہے جو درج ذیل ہے:-

"عنایت اللہ مشرقی کھلم کھلا وہ شیعوں سے مل گئے اور مدح صحابہ کی مخالفت شروع کر دی۔ یہاں بعض بعض جگہوں پر ان کے خاکساروں سے تصادم ہؤا۔ اور مار پیٹ کی نوبت آئی۔ دو ایک جگہ تو خود مشرقی سے مار پیٹ ہوئی۔ ایک شخص پر انہوں نے حملہ کیا اس نے بھی ان کو بری طرح مارا اور حکام کے سامنے اس نے اقرار بھی کیا کہ جب مشرقی نے مجھ پر حملہ کیا تو میں نے ان کو مارا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حکومت نے ان کی گرفتاری کا حکم دیدیا اور وہ رات کو تین بجے سوتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ گرفتاری کے وقت حکام کی انہوں نے بہت زیادہ خوشامد کی کہ مجھ کو گرفتار نہ کیا جائے۔ میں اسی وقت لکھنؤ چھوڑ دونگا اور اپنے تمام خاکساروں کو لکھنؤ چھوڑنے کا حکم دیدونگا۔ مگر ان کو گرفتار کر کے جیل بھیجا گیا اور بیس ہزار کی دو ضمانتیں اور دس ہزار کا مچلکہ مانگا گیا۔ یہاں انکی ضمانت کون کرتا۔ بالآخر انہوں نے تحریری معافی نامہ حکومت میں داخل کیا کہ ایک سال تک میں لکھنؤ کی طرف رُخ نہ کرونگا اور نہ اپنے کسی خاکسار کو آنے دونگا۔ اس معافی نامہ پر حکومت نے اپنی حراست میں ان کو لکھنؤ سے روانہ کیا۔ مگر جب لکھنؤ سے روانہ ہوتے تو ملیح آباد سٹیشن پر ان کے خاکساروں نے اعتراض کیا کہ آپ دوسروں پر تو درے لگواتے ہیں اور خود آپ نے معافی نامہ داخل کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے زنجیر کھینچ کر چلتی ٹرین روکی اور مع اپنے تمام خاکساروں کے اتر پڑے اور کہا کہ ہم یہیں سے لکھنؤ مارچ کرینگے اس پر وہاں کے اسٹیشن ماسٹر نے لکھنؤ ٹیلیفون کیا اور کئی سو پولیس وہاں پہنچ گئی۔ یہ بھی سنا گیا کہ وہاں ان کو دو سو روپیہ جرمانہ ادا کرنے پڑے اور پولیس سے معافی مانگ کر چلے گئے۔ غرض یہ کہ یہاں سے بہت ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ حکومت یو پی نے خاکسار وفتر قائم کرنا، خاکساری بلا یا جھنڈا لگانا سب کو جرم قرار دیدیا ہے۔"

مشرقی صاحب اور مولانا عبدالشکور صاحب کے خطوط سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اسے ناظرین خوب سمجھ سکتے ہیں۔

فیصلہ اس کا یہ ہے کہ مشرقی صاحب بیلچہ اور وردی پہن کر ایک دفعہ پھر لکھنؤ چلے جائیں۔ اور چاہے تھوڑی دیر ٹھیر کر واپس آجائیں تو ہم سمجھیں گے کہ مشرقی صاحب سچے ہیں اور اخباری بیانات غلط ہیں۔

سنا گیا ہے کہ لاہور میں بعض لوگوں نے ان کو چیلنج کیا ہے کہ اگر وہ اپنے دعوی (معافی نہ مانگنے) میں سچے ہیں تو ایک دفعہ پھر لکھنؤ جانے پر رضامند ہو جائیں تو آمدورفت کا کرایہ ان لوگوں کے ذمے ہوگا۔ جن کی فرمائش پر آپ وہاں جائینگے۔

ہمارے خیال میں مشرقی صاحب اگر سچے ہیں تو انکو پبلک کا یہ مطالبہ پورا کرنے میں کوئی عذر نہ ہونا چاہئے خصوصاً جس حالت میں پبلک ان کی آمدورفت کا خرچ اپنے ذمے لیتی ہے۔

دعائے صحت میری بھتیجی عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے۔ ناظرین اس کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

(مستری رحیم بخش چک ۱۴۷ ضلع لائلپور)

(۲) میری والدہ ماجدہ بعارضہ ذیابیطس وغیرہ علیل ہیں۔ عبداللہ ازادصوتی۔ ضلع ملتان

ناظرین ہردو مریضوں کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشفھما بشفائك دداوھما بدوائك۔

ناظرین خط وکتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

جامع القرآن والحدیث۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کے مضامین کی ترتیب وغیرہ۔ قیمت [illegible] (دفتر اہلحدیث)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث ہو جید امید ادین اہلحدیث۔
علاوہ ازیں سفنات تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دوچار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۸؍ پاؤ بھر ۱۶؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول [illegible] پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ وہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہ پور [illegible] علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مومیائی ایک ایسی فائدہ بخش دوا ہے جس کی صفت بیان کرنے کیلئے مجھے کوئی لفظ نہیں [illegible] بہت [illegible] کر سکے ہیں اس لئے ایک [illegible] کیلئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۲۰ جولائی [illegible])
جناب [illegible] صاحب [illegible] ایک چھٹانک [illegible] کے لئے مومیائی منگوائی تھی [illegible] [illegible] نہیں گیا۔ اسلئے تین [illegible] ایک چھٹانک [illegible] ارسال فرمائیں۔ (۱۰ جولائی [illegible])

ملنے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
[illegible] امرتسر

حضرت سید احمد شہیدؒ و مولانا اسمٰعیل شہیدؒ

تیرھویں صدی کے مجدد اعظم محی السنۃ مجاہد اکبر حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی اور آپ کے خلیفہ و وزیر ناصر السنہ قامع البدعہ، خالد ثانی، حجۃ الاسلام مولانا محمد اسماعیل شہید کے نام نامی سے ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے لیکن شہیدینؒ کے مجددانہ کارنامے، احیاء سنت، تنظیم ملت اور اقامت خلافت کی محیر العقول کوششیں، انکے بے نظیر نظام شرعی کی برکات، ان کی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و اسباب انکے رفقاء و متبعین کے سحر انگیز و دل آویز اخلاق و اوصاف قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپکی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا ان کے مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابو الحسن علی ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد سیرت سید احمد شہیدؒ کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جسکی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹیں، اردو، فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۴۴ صفحہ کتابت، طباعت، عمدہ جلد سنہری خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی کا دس صفحہ کا فاضلانہ دیباچہ اور مقدمہ ہے قیمت مجلد [illegible] محصول ایک روپیہ۔ تاجران کتب کمیشن [illegible] کتابت کریں۔ (ملنے کا پتہ)
[illegible] کتب خانہ [illegible] لکھنؤ
[illegible] پنجاب کے اصحاب [illegible] سے طلب فرمائیں
مولوی عبید الحق خان کتب خانہ جمعیت البنات
[illegible] امرتسر [illegible]

کم از کم

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمالیجئے۔ نوٹ:- مطلوبہ تحریک کسی دوسرے کو شامل نہیں کیا جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔
پتہ:- منیجر دارالکتب محمدیہ [illegible] رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشخط معرا قرآن مجید بطرز آسان کی خصوصیت اسکے حرف کا اعراب اپنے ہی حرف کے ساتھ ہے۔ الفاظ بھی موزوں طریق سے علیحدہ لکھے ہوئے ہیں۔ رموز اوقاف کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ حسب ذیل پتہ سے نمونہ منگوا کر تجربہ فرمائیے۔
ہدیہ قسم اول مجلد سنہری تین روپے ۳ عہ
ہدیہ قسم دوم مجلد سنہری دو روپے چار آنے ۲ ؁
(۹۰۷) قاعدہ تعلیم القرآن مع نماز بطرز آسان اس طرز پر طبع کیا گیا ہے قیمت ڈیڑھ آنہ۔ (ملنے کا پتہ)
بیت القرآن۔ [illegible] روڈ۔ لاہور

اگر آپ

کامل صحت چاہتے ہیں تو ہماری تیار کردہ اکسیر ہاضمہ دوائی کا فوراً استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ اس سے ہیضہ، بدہضمی، کھٹی ڈکاریں، پیٹ کا درد، منہ کا ذائقہ خراب ہونا۔ بھوک کم لگنا وغیرہ تمام نقص دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصول ۸؍
منگوانے کا پتہ۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی
[illegible] کوچہ [illegible]۔ امرتسر

علم خوشنویسی

فن خوشخطی سے واقفیت حاصل کرنی منظور ہو تو کتاب ہذا ضرور منگوائیں اور اپنے بچوں کو خوشخطی سکھائیں قیمت ۳؍ پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہو رہی ہے۔

پتہ۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۹۰۸)

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خوانین اور سلطانوں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۶×۲۰ صفحات ۔۔۔ قیمت ۔۔۔ مجلد تین روپے

ملنے کا پتہ

منیجر ۔۔۔ امرتسر

امام ابن تیمیہ کی تصانیف اردو تراجم

ولی اللہ اس رسالہ میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ قیمت ۵

قوالی ترجمہ رسالہ السماع والرقص۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸

تفسیر آیہ کریمہ یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیر نکات بیان کرکے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ ۱۲

ائمہ اسلام اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجوہ بیان کی ہے۔ نہایت عمدہ رسالہ ہے۔ ۱۲

الوصیۃ الکبریٰ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸

تفسیر سورہ فلق والناس (مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کرکے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیت مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور مفصل بحث کی ہے۔ پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹

تفسیر سورہ اخلاص حضرت مسیح اور مریم کی ابنیت اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دے گی۔ قیمت ۵

تفسیر سورہ الکوثر از ترجمہ مولوی عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی۔ قیمت ۴

زیارت القبور مع متن عربی۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جاکر مُردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ قیمت ۹

کتاب الوسیلہ اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قیمت ۱۲

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان

ترجمہ اردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں ۔۔۔ کے ۔۔۔ پیش کرکے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کرائی گئی ہے ۔۔۔ شعبدہ بازوں اور اصلی اولیاء حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ قیمت ۱۲

محبت رسول نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ محبت رسول ۔۔۔ لیکن بہت ۔۔۔ یہی نہیں سکتا۔ قیمت صرف ۴

ملنے کا پتہ: منیجر ۔۔۔ اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

العقیدۃ الواسطیہ اُردو یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے۔ اسکی پوری تشریح ہے۔ قیمت ۶/

بندگی ترجمہ رسالہ "العبودیت" شیخ الاسلام نے اس کتاب میں يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ کی نہایت جامع و مبسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲/ دو روپے۔

مجذوب رسالہ "الصوفیہ والفقرا" کا اُردو ترجمہ۔ مجذوب، مجنون، اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا غلطی ہے۔ ۴/

درجات الیقین قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲/

العروۃ الوثقیٰ ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق"۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶/

رحلت مصطفےٰ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کا ذکر نہایت دلچسپ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۳/

اصحاب صفہ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے، کہاں رہتے تھے۔ قیمت ۱۰/

حسین و یزید حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ رحمہ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ اس کے مطالعہ سے اصل حالات سے آپ واقفیت حاصل کر لیں گے۔ قیمت ۴/

مناظرہ ابن تیمیہؒ بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۳/

سیرت امام ابن تیمیہؒ مصنفہ چودھری غلام رسول صاحب مہر بی۔اے۔ چیف اڈیٹر اخبار "انقلاب" لاہور۔ جو [illegible] قابلدید ہے۔ قیمت ۹

[illegible] شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم کی مشہور [illegible] کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد کے [illegible] [illegible] قابل مصنف نے حضور کی حیات طیبہ کی جزئیات [illegible] [illegible] معاشرتی [illegible]

روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت غیر مجلد ۶/۔ مجلد ۶/

اسلامی تصوف از علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ۔ تصوف اسلامی کے موضوع پر نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت اور تصوف کے متعلق بیش بہا معلومات درج کی گئی ہیں۔ پڑھ کر لطف اٹھائیے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱۸/)

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اُردو ترجمہ۔ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے (بمبئی)۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ ادلہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲/

خطبات محمدی مؤلفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ حدیث شریف کی پچاس کتابوں سے ان خطبات نبویہ علی صاحبہا التحیۃ کو یکجا کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سو چوراسی خطبات مبارک درج ہیں۔ اصل خطبہ عربی میں اور ترجمہ عام فہم اُردو میں ہے۔ یہ کتاب تمام فضول باتوں اور بے دلیل باتوں یا قصوں سے پاک ہے۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان کے لولا المرجان کو ہی عاشقان توحید و سنت تک پہنچایا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت حصہ اول ۱۲/۔ حصہ دوم ۱۲/ (۵۰۹۱)

نور محمدی از مولانا صاحب موصوف۔ جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ، تابعین، محدثین، ائمہ، فقہا اور صوفیاء سے قوالی اور راگ باجوں، اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد کیا ہے۔ اس رسالہ کی خوب اشاعت ہونی چاہئے، کاغذ، کتابت، طباعت، اعلیٰ۔ قیمت صرف ۱۲/

حکایات صحابہ یعنی سچی کہانیاں جس میں صحابہ کرام و صحابیات صحابی بچوں کے زہد و تقویٰ عبادت۔ علمی مشاغل۔ ایثار۔ ہمدردی۔ بے مثل جرأت۔ حیرت انگیز جانثاری وغیرہ وغیرہ ایمان افروز حالات درج ہیں۔ قیمت ۱۲/

تفسیر سورہ یوسف سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات، اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں، ان کی پوری تفسیر سلیس اُردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰/

ملنے کا پتہ:- **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

قرآن کے عملیات

اس کتاب میں بہت ابواب ہیں۔ ایک ایک چیز کے متعلق کئی کئی قسم کے بے خطا مجرب اور آسان عملیات سے درج کئے گئے ہیں۔ تمام کے تمام عملیات قرآن پاک کے ہیں۔ مثلاً حب حلال۔ کشائش رزق۔ تسخیر خلائق۔ دولت مند بننا۔ تسخیر سلاطین وامراء۔ تسخیر حکام و کامیابی مقدمہ۔ حل مشکلات اور قضائے حاجات۔ حصول اولاد۔ تجارت میں برکت۔ بدن کی [illegible] بیماریوں کا علاج۔ حصول ملازمت [illegible] [illegible] کا علاج۔ [illegible] [illegible] کے حالات معلوم کرنا۔ قیمت [illegible]

نازک وقتوں میں کام آنے والی۔ مظلوموں کو اعداء سے نجات دلانے والی۔ نگوڑوں کا سہارا۔ بے اولادوں کی تمنا۔ آسیب زدوں کے لئے شفا اور مایوس مریضوں کا مداوا ہے۔ حسب ذیل اولیاء کے مستند عملیات جمع کئے گئے ہیں:۔ (۱) حضرت غوث اعظم رح۔ حضرت خواجہ حسن بصری رح۔ امام غزالی رح۔ خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رح۔ مجدد الف ثانی سرہندی رح۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رح۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر۔ خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری۔ [illegible] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی۔ قیمت [illegible]

ضرورت نکاح

ایک بیروزگار ملازم سرکار، معقول تنخواہ عربی و انگریزی خواں دیندار اہل حدیث واعظ عمر ۳۰ سالہ جوان [illegible] کے واسطے ایک اہل حدیث پرہیزگار، [illegible] بیوہ عورت کی ضرورت ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ [illegible]۔ خط و کتابت بذریعہ لفافہ۔

پتہ:۔ ع۔ ف۔ بمعرفت مولوی عبد الغفار نزد مسجد [illegible] والی۔ حجرہ۔ ضلع منٹگمری (پنجاب)

ثنائی برقی پریس امرتسر

[illegible] [illegible] کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بنات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

تفسیر واضح البیان (اردو)

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے معارف اور نکات کو واضح کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد [illegible]۔ مجلد [illegible]۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔ (پنجاب)

رسول اللہ کے عملیات

اس کتاب میں احادیث کی معتبر کتابوں سے حضرت آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ اعمال و [illegible] [illegible] کیا گیا ہے۔ عاشقان رسول پاک کو [illegible] [illegible] اپنے پاس رکھنی چاہئیے۔ [illegible]

عملیات [illegible]

ایک بے نظیر کتاب [illegible] [illegible] والی [illegible] [illegible] بنانے والی، [illegible] [illegible] [illegible]

حزب الاعظم

از ملا علی قاری صاحب صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

زیر متن ترجمہ اردو۔ حاشیہ پر [illegible] [illegible] کامل تفسیر بزبان اردو۔ آخر میں کل نماز وغیرہ جاشدہ۔ جدید اڈیشن ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible]

حزب المقبول

قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں [illegible] کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے [illegible] [illegible]

کتاب التعویذات

یعنی [illegible] مصنفہ [illegible]

[illegible] [illegible] بانی [illegible] [illegible] حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت چھ آنے [illegible] (مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ)

منیجر [illegible]

اہلحدیث امرتسر

بخدمت [illegible] [illegible]